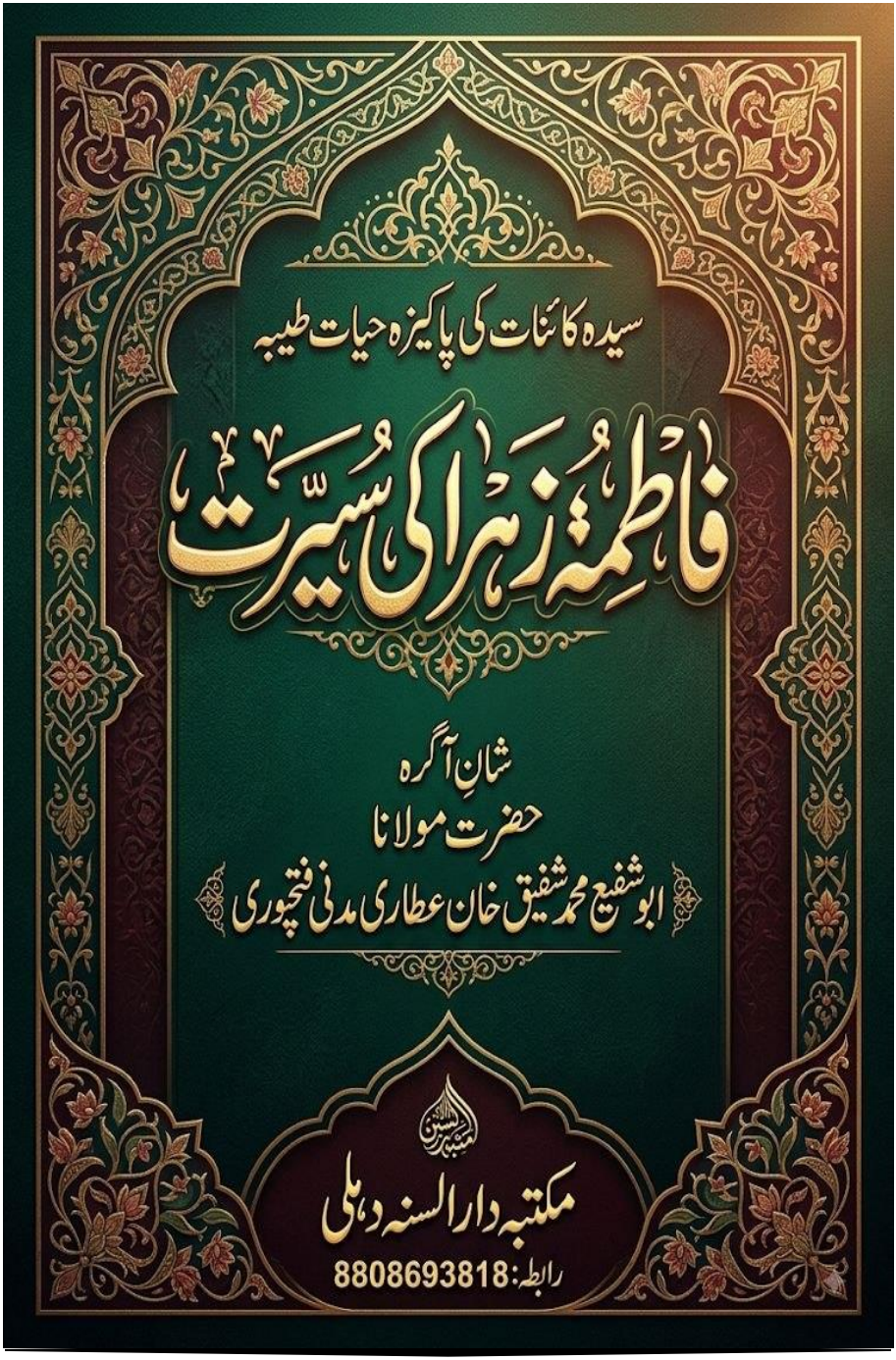
سیدہ کائنات کی پاکیزہ حیات طیبہ
فاطمۃ زہرا کی سیرت
شانِ آگرہ
حضرت مولانا
ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری
مکتبہ دار السنہ دہلی
رابطہ: 8808693818

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اللَّطِیْفِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الشَّفِیْقِ اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مکتبہ دار السنہ کی جانب سے پیش ہے

حضرتِ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی سیرت پر مشتمل کتاب بنام:

فاطمہ زہرا کی سیرت

آپ اس کتاب میں پڑھ سکیں گے:

(1)۔۔۔فاطمہ زہرا کا تعارف والقاب

(2)۔۔۔فاطمہ زہرا کے بچپن کا واقعہ

(3)۔۔۔فاطمہ زہرا کے بارے میں احادیث

(4)۔۔۔فاطمہ زہرا کا نکاح

(5)۔۔۔فاطمہ زہرا کی اولادِ پاک

(6)۔۔۔فاطمہ زہرا کے شب وروز

(7)۔۔۔فاطمہ زہرا کا ایثار وسخاوت

(8)۔۔۔فاطمہ زہرا کی کرامات

(9)۔۔۔فاطمہ زہرا کی گھریلو زندگی

(10)۔۔۔فاطمہ زہرا کا وصال

مصنف

شانِ آگرہ، خلیفۂ انوارِ ملت ونعمانِ ملت حضرت مولانا ابو شفیع

محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

مکتبہ دار السنہ دہلی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اللَّطِیْفِ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الشَّفِیْقِ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مکتبہ دار السنہ کی جانب سے پیش ہے

حضرتِ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی سیرت پر مشتمل کتاب بنام:

فاطمہ زہرا کی سیرت

1448 ہجری 2026 عیسوی

Page: MRP:

MAKTABA DARUSSUNNA

Near Faizan e Madina, Block F 1, Tajnagri 2,

Tajganj Agra 282001

CONTACT NUMBER: +91 8808693818

نوٹ: میں اپنے جملہ قارئین سے التجا کرتا ہوں کہ اس کتاب کی کمپوزنگ سے لے کر تصحیح تک کے سارے مراحل بنظرِ غائر طے کئے گئے ہیں لیکن بتقاضائے بشریت غلطی کا امکان موجود ہے لہذا جو بھی اس کتاب کی اغلاط سے مطلع ہو وہ اس mail id پر ضرور اطلاع فرمائیں تاکہ اگلے ایڈیشن میں اس کی تصحیح کی جاسکے۔

EMAIL: SHAFIQMADANI26@GMAIL.COM

دعائے خیر کا طالب:

ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

فہرست

مصنف کا تعارف 8

نام ونسبت 8

دینی ماحول سے وابستگی 8

آغازِ تدریس وتصنیف 9

خلافت واجازت 9

خدمتِ دین 9

حضرتِ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا 11

درود شریف کی فضیلت 11

بیان کا موضوع 15

(1)---**فاطمہ زہرا کا تعارف والقاب** 16

تعارف 16

اَلقابات 17

فاطمہ کی وجہ تسمیہ 17

زھراء (یعنی جنّت کی کلی) 18

(2)---**فاطمہ زہرا کے بچپن کا واقعہ** 19

فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا انسانی حور 19

(3)---**فاطمہ زہرا کے بارے میں احادیث** 20

جو کچھ تری خوشی ہے خدا کو وہی عزیز 21
ہم کو ہے وہ پسند جسے آئے تُو پسند 21
جگر گوشۂ رسول 21
تصویرِ مصطفٰے 22
(4)---فاطمہ زہرا کا نکاح 23
ابو بکر و عُمر کی سیّدُنا علی کو ترغیب 23
اَسلافِ کِرام کا مُبارَک شِعار 25
سیّدُنا علی کی بارگاہِ رِسالت میں حاضِری 26
آسمان پر نِکاح اور فِرِشتوں کی بارات 27
خطبۂ نِکاح 31
سیّدۂ کائنات کا جہیز 32
جہیز کیسا اور کتنا ہو؟ 33
سیّدَہ فاطمہ کی رُخصتی 35
دعوتِ طعام 36
شادی کی پہلی رات بھی عبادت 38
عبادت ہو تو ایسی ہو! 39
(5)---فاطمہ زہرا کی اولادِ پاک 41

(۱)سیدنا امام حَسَن کی ولادت باسعادت 41

(۲)سیّدُنا امامِ حُسَین کی ولادت باسعادت 41

(۳،۴)سیّدُنا محسن و سیّدَتُنا رُقیّہ 42

(۵)سیّدَتُنا زینب کا ذکرِ خیر 43

سیّدَہ زینب کا نکاح 43

(۶)سیّدَہ اُمِّ کُلثوم 43

سیّدَتُنا اُمِّ کلثوم کا نکاح 43

(6)---فاطمہ زہرا کے شب و روز 44

عِبادت ہو تو ایسی! 44

کھانا پکاتے وقت بھی تلاوت 45

(7)---فاطمہ زہرا کا ایثار و سخاوت 48

خاتونِ جنت اور غریبوں کی غمخواری 48

حاجت روائی کے فضائل 51

(8)---فاطمہ زہرا کی کرامات 52

عظیمُ الشّان دعوت 52

برَکت والی سِیْنی 56

(9)---فاطمۃ الزہراء کی گھریلو زندگی 57

تسبیحِ فاطمہ کی فضیلت 58

(10)---**فاطمۃ الزہراء کا وصال** 58

وفاتِ سیّدہ کی خبر 59

غمِ مصطفٰے کا غلبہ 59

خاتونِ جنّت کی وَصِیّتیں 61

خاتونِ جنّت کا وصالِ باکمال 61

سیّدہ زہراء کا جنازہ 61

قصے کہانیاں 62

مَنْقَبَتِ خاتونِ جنّت (دیوانِ سالک) 63

مصنف کی کتابوں کا تعارف 65

مصنف کا تعارف

نام ونسبت

نام محمد شفیق خان، والد کا نام محمد شریف خان ہے، سلسلۂ قادریہ رضویہ عطاریہ میں شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ سے 2004ء میں بیعت ہونے کی وجہ سے اپنے نام کے ساتھ عطاری لکھتے ہیں، آپ کی ولادت قصبہ لَلَوْلی ضلع فتح پور ہنسوا صوبہ یوپی ہند میں ہوئی، آپ کی تاریخِ پیدائش 10 جون 1986ء ہے۔

دینی ماحول سے وابستگی

موصوف نے ابتداءً ہندی انگلش کی تعلیم حاصل کر کے سن 2000ء میں AC کا کام سیکھنے اور کرنے کے لئے بمبئی چلے گئے تھے اور وہاں پر 4 سال قیام کیا پھر 2004ء میں اپنے وطن لوٹے، اور وطن میں ہی دعوتِ اسلامی کا دینی ماحول ملا، دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہونے کے بعد مختلف کورسز کئے اور 2006ء میں اپنے ہی علاقہ کے دار العلوم بنام جامعہ عربیہ گلشنِ معصوم قصبہ للولی میں قاری اقبال احمد عطاری سے قرآنِ پاک ناظرہ اور حضرت مولانا عتیق الرحمٰن مصباحی سے درسِ نظامی کے درجۂ اولی اور کچھ درجۂ ثانیہ کی کتابیں پڑھیں، اس کے بعد مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے چریاکوٹ ضلع مؤ تشریف لے گئے اور وہاں درجۂ ثانیہ مکمل کرنے کے بعد اہلسنت کے عظیم علمی ادارے الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ میں مطلوبہ درجۂ ثالثہ کا ٹیسٹ دیا اور بفضلہ تعالی کامیاب ہونے کے بعد درجۂ ثالثہ وہیں پڑھی، پھر

درجۂ رابعہ دار العلوم غوثیہ (جو ضلع اعظم گڑھ کے گاؤں سَرَیّا میں واقع ہے) میں مکمل کی پھر اس کے بعد دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ فیضانِ عطار نیپال گنج، نیپال میں داخلہ لیا اور درجۂ خامسہ سے دورۂ حدیث تک کی تعلیم وہیں مکمل فرمائی۔

آغازِ تدریس و تصنیف

2014ء میں فراغت کے بعد تدریس کے لئے دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ تشریف لے گئے اور ایک سال وہاں تدریس فرمائی، پھر مزید تدریس کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز کے حکم پر بنگلہ دیس کے دار الحکومت ڈھاکہ کے جامعۃ المدینہ تشریف لے گئے، اور وہیں پر دعوتِ اسلامی کے جامعات کے درجۂ ثانیہ میں داخلِ نصاب علمِ صرف کی کتاب بنام ''مراح الارواح'' کی اردو شرح بنام ''شَفِیْقُ الْمِصْبَاح شرح مَرَاحُ الْاَرْوَاح'' تصنیف فرمائی۔ اس کے بعد پھر جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ تشریف لا کر درس و تدریس، تالیف و تصنیف میں مشغول ہو گئے۔ درسِ نظامی کی تدریس کے ساتھ ساتھ امامت کورس بھی کرواتے رہے۔

خلافت و اجازت

ستمبر 2014ء میں خلیفۂ مفتیٔ اعظم ہند حضرت علامہ مفتی انوار الحق صاحب نے اور 25 اپریل 2024ء کو شاگردِ حافظِ ملت، مریدِ مفتیٔ اعظم ہند، خلیفۂ برہانِ ملت، مبلغِ اسلام حضرت علامہ مولانا عبد المبین نعمانی دامت برکاتہم العالیہ نے سلسلۂ قادریہ، رضویہ کی خلافت و اجازت سے نوازا۔

خدمتِ دین

حضرت جس طرح ایک مدرس اور مصنف ہیں اسی طرح مقرر اور مبلغ بھی ہیں۔ آپ کے اصلاحی بیانات خوفِ خدا و عشقِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے لبریز ہوتے ہیں۔ سننے والوں پر رقت طاری ہوتی اور دین سے قربت نصیب ہوتی ہے۔ نیز وقتاً فوقتاً مختلف دینی تحریکیں چلاتے رہتے ہیں۔ اور ابھی حال ہی میں **"دین سیکھو اور انعام پاؤ"** کے نام سے گھر گھر دینی تعلیم پہنچانے کی تحریک شروع فرمائی ہے۔ تادمِ تحریر حضرت کی اردو ہندی دونوں زبانوں میں تصنیف کی تعداد 100 سے تجاوز کر چکی ہے۔ اللہ پاک اس تحریک کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر ترقی عطا فرمائے۔ نیز اللہ سے دعا ہے کہ حضرت کو بے بہا برکات و ثمرات سے نوازے اور اس کارہائے نمایہ کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا کر کے حضرت کے لئے توشۂ آخرت بنائے آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔

جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیق اکبر آگرہ

کے QR Code کا Location

جس جامعۃ المدینہ میں شانِ آگرہ حضرت مولانا

ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

2014 سے اب تک (2026) تدریس

فرماتے ہیں

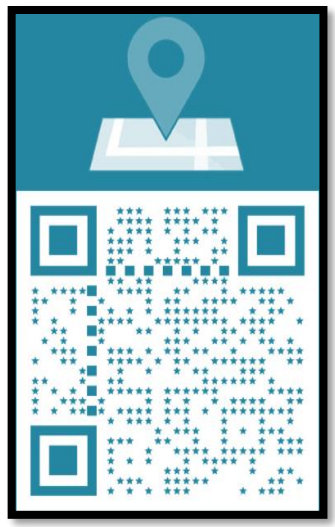

حضرتِ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اللَّطِیْف وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الشَّفِیْق اَمَّا بَعْد

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

درود شریف کی فضیلت

اے عاشقانِ رسول! دُعا، اللہ رب العزت جل وعلا سے مناجات کرنے، اس کی قربت حاصل کرنے، اس کے فضل وانعام کے مستحق ہونے اور بخشش و مغفرت کا پروانہ حاصل کرنے کا نہایت آسان اور مجرب ذریعہ ہے۔ اسی طرح دعا پیارے مصطفی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی متوارث سنت، اللہ رب العزت جل وعلا کے پیارے بندوں کی متواتر عادت، درحقیقت عبادت بلکہ مغزِ عبادت، اور گنہگار بندوں کے حق میں اللہ رب العزت جل وعلا کی طرف سے ایک بہت بڑی نعمت وسعادت ہے۔

دُعا کی اہمیت اور وقعت کا اندازہ خود قرآن پاک میں اللہ رب العزت پارہ ۲۴، سورۂ مومن کی آیت نمبر ۶۰ میں بیان فرمائی ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

وَ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِیْنَ۠ ﴿۶۰﴾ (پ۲۴، المؤمن:۶۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا بے شک وہ جو میری عبادت سے اونچے کھنچتے (تکبر کرتے) ہیں عنقریب جہنم میں جائیں گے ذلیل ہو کر۔

اور پارہ ۲، سورۂ بقرہ کی آیت نمبر ۱۸۶ میں ارشاد ہوا:

وَ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَ لْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ﴿۱۸۶﴾ (پ۲، البقرۃ:۱۸۶)

ترجمہ کنزالایمان: اور اے محبوب جب تم سے میرے بندے مجھے پوچھیں تو میں نزدیک ہوں دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے تو انہیں چاہیے میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں کہ کہیں راہ پائیں۔

مزید دعا کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ اللہ کے آخری نبی، محمدِ عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیدا ہوتے ہی اپنے رب کی بارگاہ میں اپنی امت کے حق میں "رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ" "خدایا میری امت کو میرے واسطے بخش دے۔" کے دلنشین کلمات کے ذریعہ دعا مانگی اور اپنی امت کو اپنی احادیث مبارکہ کے ذریعہ دعا مانگنے کی بار بار ترغیب ارشاد فرمائی ہے اور دعا نہ مانگنے کی صورت میں ربِ جلیل کا نہایت سخت حکم: "مَنْ لَا یَدْعُوْنِیْ أَغْضَبُ عَلَیْهِ" یعنی "جو مجھ سے دعا نہ کریگا میں اُس پر غضب فرماؤں گا۔" سنائی ہے جس سے دعا کی اہمیت کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ ("کنز العمال"، الحدیث:۳۱۲۴، الجزء الثانی، ج۱، ص۲۹)

دعا مانگنے کے متعلق پانچ فرامینِ مصطفی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ملاحظہ فرمائیں:

(1)۔۔۔اِنَّ الدُّعَاءَ هُوَ الْعِبَادَة. یعنی دعا بھی عبادت ہے۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی:

اُدْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ۔ (پ۲۴، المؤمن:۶۰) ترجمہ کنزالایمان: مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔

(سنن الترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ المؤمن، الحدیث:۳۲۵۸، ج۵، ص۱۶۶)

(2)۔۔۔اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃ. یعنی دعا عبادت کا مغز ہے۔

(سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی فضل الدعاء، الحدیث: ۳۳۸۲، ج۵، ص۲۴۳)

(3)۔۔۔اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔

(سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی فضل الدعاء، الحدیث: ۳۳۸۱، ج۵، ص۲۴۳)

(4)۔۔۔بندے کی دعا تین چیزوں میں سے ایک سے خالی نہیں ہوتی یا تو اس کا کوئی گناہ معاف کر دیا جاتا ہے یا فوراً اسے کوئی بھلائی عطا کر دی جاتی ہے یا اس کے لئے بھلائی جمع کر دی جاتی ہے۔(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند ابی سعید الخدری، الحدیث: ۱۱۱۳۳، ج۴، ص۳۷، مفہومًا)

حضرت سیِّدُنا ابوذر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ”دعا نیکی میں اس طرح کفایت کرتی ہے جس طرح کھانے میں نمک۔“(احیاء العلوم مترجم، ج۱، ص۹۰۸)

(5)۔۔۔**اللہ پاک** سے اس کے فضل کا سوال کرو کیونکہ اللہ پاک پسند کرتا ہے کہ اس سے مانگا جائے۔(سنن الترمذی، احادیث شتی، باب انتظار الفرج وغیر ذلک، الحدیث: ۳۵۸۲، ج۵، ص۳۳۳)

اے عاشقانِ رسول! دعا کی اہمیت بیان کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے والدِ ماجد، رئیس المتکلمین مولانا نقی علی خان علیہ رحمۃ الرحمن اِرشاد فرماتے ہیں: "اے عزیز! دعا ایک عجیب نعمت اور عمدہ دولت ہے کہ پروردگار نے اپنے بندوں کو کرامت فرمائی اور اُن کو تعلیم کی، حلِ مشکلات میں اس سے زیادہ کوئی چیز مؤثر نہیں، اور دفعِ بلا وآفت میں کوئی بات اس سے بہتر نہیں۔"

لہٰذا دعا خود بھی مانگنی چاہیئے اور دوسروں سے دعا کروانی بھی چاہیئے، میں آپ کے لیے دعا کروں آپ میرے لیے دعا کریں اچھی بات ہے لیکن میری دعا آپ کے حق میں

اورآپ کی دعا میرے حق میں قبول ہو جائے کوئی گارنٹی نہیں، آپ کو کتنے ایسے لوگ مل جائیں گے جو کہتے سنائی دیتے ہیں کہ کتنے سالوں سے دعا کرتا اور کروارہا ہوں لیکن میری مصیبت، میری پریشانی، میری بیماری ختم ہوتی ہی نہیں، پتا نہیں کیا معاملہ ہے؟

اے عاشقانِ رسول! آج کی نورانی محفل کے صدقے میں آپ کو دعا کے قبول ہونے کا ایک زبردست نسخہ بتانے لگا ہوں کہ جب بھی آپ اس نسخے کو استعمال کر کے دعا مانگیں گے تو ان شاء اللہ ضرور قبول ہو گی، کیوں؟ کیونکہ یہ نسخہ امیر المؤمنین حضرت فاروقِ اعظم اور امیر المؤمنین علی المرتضی شیر خدا رضی اللہ عنہما نے بتایا ہے چنانچہ:

شہنشاہِ وِلایت، مولائے کائنات، مولا علی، مشکِل کُشا، علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الکَرِیْم فرماتے ہیں: ہر شخص کی دُعا پردے میں ہوتی ہے یہاں تک کہ سیِّدُنا محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور اٰل محمد پر دُرودِ پاک پڑھے۔(المعجم الاوسط، ج۱، ص۲۱۱، الحدیث:۷۲۱)

اور وزیرِ رسالت مآب، آسمانِ صَحابِیّت کے دَرَخشاں ماہتاب، نِظامِ عَدل کے آفتابِ عالمتاب، امیرُالْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن خطّاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْہُ شَیْءٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّکَ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) یعنی بے شک دُعا زمین و آسمان کے درمیان ٹھہری رہتی ہے اور اُس سے کوئی چیز اوپر کی طرف نہیں جاتی جب تک تم اپنے نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھ لو۔(ترمذی ج۲ص۲۸ حدیث۴۸۶)

حضرت علّامہ کفایت علی کافی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الشَّافِی فرماتے ہیں:

دُعا کے ساتھ نہ ہووے اگر دُرود شریف
نہ ہووے حَشر تلک بھی بر آوَرِ حاجات

قبولیَّت ہے دُعا کو دُرود کے باعث
یہ ہے دُرود کہ ثابِت کرامت وبَرَکات

اے عاشقانِ رسول! نیت کیجیے کہ جب بھی دعا مانگیں گے تو دعا مانگنے سے پہلے اور دعا مانگنے کے بعد درود شریف پڑھیں گے ان شاء اللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا موضوع

اے عاشقانِ رسول! ذکرِ شہدائے کربلا جاری و ساری ہے، محرم الحرام کے پاکیزہ ایام میں ہم اور آپ سانس لے رہے ہیں، اللہ پاک ہمیں ماہِ محرم کی برکات سے سرفراز فرمائے۔ آج ہم اُمُّ السّادات، مخدومۂ کائنات، دُخترِ مصطفٰے، بانوئے مرتضٰی، سردارِ خواتینِ جہاں وجِناں، حضرتِ سیِّدَہ، طیِّبہ، طاہِرہ حضرتِ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی مبارک سیرت کے متعلق چند چیزیں سننے کی سعادت حاصل کریں گے:

(1)۔۔۔فاطمہ زہرا کا تعارف والقاب

(2)۔۔۔فاطمہ زہرا کے بچپن کا واقعہ

(3)۔۔۔فاطمہ زہرا کے بارے میں احادیث

(4)۔۔۔فاطمہ زہرا کا نکاح

(5)۔۔۔فاطمہ زہرا کی اولادِ پاک

(6)۔۔۔فاطمہ زہرا کے شب وروز

(7)۔۔۔فاطمہ زہرا کا ایثار وسخاوت

(8)۔۔۔فاطمہ زہرا کی کرامات

(9)۔۔۔فاطمہ زہرا کی گھریلو زندگی

(10)۔۔۔فاطمہ زہرا کا وصال

(1)۔۔۔فاطمہ زہرا کا تعارف والقاب

تعارف

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مَطْبُوعہ 872 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب **"سیرتِ مصطفٰے "**صفحہ 697 پر شیخ الحدیث حضرتِ علّامہ مولانا عبدُالمصطفٰے اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ زہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا شَہَنْشاہِ کونَین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سب سے چھوٹی مگر سب سے زیادہ پیاری اور لاڈلی شہزادی ہیں ، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نام "فاطِمہ "اور لقب "زَہراء "اور "بَتُول "ہے۔

امام عبدُالرَّحمن بن علی جَوزی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اِعلانِ نُبُوَّت سے 5 سال قبل حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ زہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی پیدائش ہوئی۔

(اَلْمَوَاہِبُ اللَّدُنِّیَّۃ مع شَرْحُ الزُّرْقَانِی، الفصل الثانی فی ذکر اولاد الکرام ج۴، ص۳۳۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلقابات

حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ زہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بے شمار القابات ہیں جیسے اُمُّ السّادات، مخدومہ کائنات، دُخترِ مصطفٰے، بانوئے مرتضٰی، سردارِ خواتینِ جہاں وجِناں، حضرتِ سیِّدَہ، طیِّبہ، طاہِرہ، فاطمہ زہراء اور بتول، زاکیہ، راضیہ، مرضیہ، عابِدہ، زاہِدہ، محدِّثہ، مُبارَکہ، ذکیَّہ، عذراء، سیِّدَۃُ النِّسَاء، خیرُ النِّسَاء، خاتونِ جنّت، مُعظَّمہ، اُمُّ الہاد، اُمُّ الحَسَنَین وغیرہ جیسی عظیم کُنْیَتیں اور کثیر القابات آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی شخصِیّت کو ہی موزوں ہو سکتے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی ایک خاص کُنْیَت ''اُمِّ اَبِیْہَا'' بھی ہے۔

(اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر، ذکر سن فاطمۃ رضی اللہ تعالٰی عنہا، ج۹، ص۳۶۱، الحدیث:۱۸۴۱۸)

فاطمہ کی وجہ تسمیہ

خاتونِ جنّت کے بابا جان، رحمتِ عالَمیان، محبوبِ رحمن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: میری بیٹی کا نام فاطمہ اس لیے رکھا گیا کیونکہ اللہ تعالٰی نے اِس کو اور اس کے مُحِبّیْن کو دوزخ سے آزاد کیا ہے۔

(کَنْزُالْعُمَّال، کتاب الفضائل، الفصل الثانی فضل اھل البیت مفصلا، ج۱۲، ص۵۰، الحدیث:۳۴۲۲۲)

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک فاطمہ نے پاک دامنی اختیار کی اور اللہ تعالٰی نے اس کی اولاد کو دوزخ پر حرام فرما دیا ہے۔

(اَلْمُسْتَدْرَک لِلْحَاکِم، کتاب معرفۃ الصحابہ، باب فاطمۃ احصنت فرجھا۔۔۔الخ، ج۴، ص۱۳۵، الحدیث۴۷۷۹:)

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی والِدہ

سے حضرتِ فاطمہ زہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے مُتَعَلِّق پوچھا تو فرمایا: ''کَانَتْ کَالْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ یعنی سیّدہ چودھویں رات کے چاند کی طرح حسین و جمیل تھیں۔''

(اَلْمُسْتَدْرَك لِلْحَاکِم، کتاب معرفۃ الصحابہ، ذکر ما ثبت عندنا من اعقاب فاطمۃ۔۔۔الخ، ج۴، ص۱۴۹، الحدیث:۴۸۱۳)

بَتُول و فاطِمہ زَہرا لقَب اِس واسطے پایا
کہ دُنیا میں رہیں اور دیں پتہ جنّت کی نِکہت کا

زھراء (یعنی جنّت کی کلی)

شارِحِ مشکوٰۃ، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے نام اور لقب کی وجہ بَیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''اللہ تعالٰی نے جَنابِ فاطِمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا، آپ کی اولاد، آپ کے مُحِبّیْن کو دوزخ کی آگ سے دُور کیا ہے اِس لیے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نام **''فاطِمہ''** ہوا۔ چونکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا دُنیا میں رہتے ہوئے بھی دُنیا سے الگ تھیں لہٰذا ''بَتُول'' لقب ہوا، ''زَہراء'' بمعنٰی کلی۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا جنّت کی کلی تھیں حتّٰی کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی کبھی ایسی کیفیت نہ ہوئی جس سے خواتین دوچار ہوتی ہیں اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے جسم سے جنّت کی خوشبو آتی تھی جسے حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُونگھا کرتے تھے۔ اِس لیے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا لقب **''زَہراء''** ہوا۔

(مِراٰۃُ الْمَنَاجِیْح، کتاب المناقب، باب مناقب اھل بیت النبی، ج۸، ص۴۵۲، نعیمی کتب خانہ گجرات)

(2)---فاطمہ زہرا کے بچپن کا واقعہ

فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا انسانی حور

حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے ایک دن نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں جنّتی پھل دیکھنے کی خواہش کی تو حضرتِ سیِّدُنا جبرائیلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں جنت سے دو سیب لے کر حاضر ہو گئے اور عرض کی: اے محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ)! اللہ پاک فرماتا ہے: ایک سیب آپ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کھائیں اور دُوسرا خدیجہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا) کو کھلائیں پھر حقِ زوجیت ادا کریں، میں تم دونوں سے فاطمۃ الزہرا کو پیدا کروں گا۔ چنانچہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرتِ سیِّدُنا جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام کے کہنے کے مطابق عمل کیا۔ جب غیر مسلموں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کہا کہ ہمیں چاند دو ٹکڑے کر کے دکھائیں۔ اُن دِنوں حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا اپنی والدہ محترمہ حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے شکمِ اطہر میں تھیں۔ حضرتِ سیِّدَتُنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے فرمایا: اُس کی کتنی رُسوائی ہے جس نے ہمارے آقا محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو جھٹلایا، حالانکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سب سے بہتر رسول اور نبی ہیں۔ تو حضرت سیِّدَتُنا فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے ان کے بطنِ اطہر سے ندا دی: اے امی جان! آپ غمزدہ نہ ہوں اور نہ ہی ڈریں، بے شک اللہ پاک میرے والدِ محترم کے ساتھ ہے۔ جب حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ زہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی ولادت ہوئی تو ساری فضا آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے چہرے کے نور سے منور ہو گئی۔

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو جب جنت اور اس کی

نعمتوں کا اشتیاق ہوتا تو حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کا بوسہ لے لیتے اور ان کی پاکیزہ خوشبو کو سونگھتے اور جب ان کی پاکیزہ مہک سُونگھتے تو فرماتے: فَاطِمَۃُ حَوْرَاءُ اِنْسِیَّۃٍ یعنی فاطمہ تو انسانی حُور ہے۔(الروض الفائق فی المواعظ و الرقائق، ص ۲۷۴ ملخصاً)

اے عاشقانِ اہلبیت! سُنا آپ نے کہ اللہ کریم نے حضرت سَیِّدَتُنا فاطمۃُ الزّہرا کو کیسی شان و عظمت سے نوازا اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے اپنی والدۂ محترمہ کے بَطنِ اَقْدس میں ہی اپنے والدِ گرامی اور ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صادق وامین ہونے کی گواہی دے دی تھی، بِلاشُبہ یہ آپ کی کرامتوں میں سے ایک کرامت تھی۔

آپ کا بچپن شریف اور زندگی کا ہر لمحہ نہایت ہی پاکیزہ تھا، کیونکہ آپ نے حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور اُمُّ المومنین حضرت خدیجۃ الکبری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی آغوشِ رحمت میں تربیت پائی، آپ دن رات اپنے والدین کی پاکیزہ زبان سے پاکیزہ اقوال سُنتیں، آپ نہایت عبادت گزار، متقی اور پاکباز خاتون تھیں، اس لیے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کو عابدہ، زاہدہ اور طاہرہ کہا جاتا ہے۔(سفینہ نوح، ص۱۵، ۱۴ ملخصا)

آپ اخلاق وعادات، گفتار و کردار میں نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بہت مشابہت رکھتی تھیں۔(ترمذی، ۵/ ۴۶۶، حدیث:۳۸۹۸ ملخصا)

(3)---فاطمہ زہرا کے بارے میں احادیث

اے عاشقانِ اہلبیت! حضرتِ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی شان بلند و بالا ہے، اللہ کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے امت کے سامنے آپ کی فضیلت اور مقام و مرتبے کو بیان فرمایا چنانچہ:

جو کچھ تری خوشی ہے خدا کو وہی عزیز

خاتَمُ المُرْسَلِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن، جَنابِ صادِق وامین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیِّدَتُنا فاطِمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے ارشاد فرمایا: **تمہارے غضب سے غضبِ الٰہی ہوتا ہے اور تمہاری رِضا سے رِضائے الٰہی۔**

(اَلْمُسْتَدْرَك لِلْحَاكِم، كتاب معرفة الصحابة، باب نداء يوم المحشر...الخ، ج۴، ص۱۳۷، الحدیث:۴۷۸۳)

ہم کو ہے وہ پسند جسے آئے تُو پسند

والِدِ فاطِمہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ”فاطِمہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) میرے جِسْم کا حصّہ (یعنی ٹکڑا) ہے **جو اِسے ناگوار، وہ مجھے ناگوار، جو اِسے پسند وہ مجھے پسند**، روزِ قیامت سِوائے میرے نَسَب، میرے سبب اور میرے ازدواجی رشتوں کے تمام نَسَب مُنقَطِع (یعنی ختم) ہو جائیں گے۔“

(اَلْمُسْتَدْرَك لِلْحَاكِم، كتابُ معرفة الصحابة، باب دعاء دفع الفقر...الخ، ج۴، ص۱۴۴، الحدیث:۴۸۰۱)

جگر گوشۂ رسول

اللہ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرشاد ہے: ”فاطِمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا تمام جہانوں کی عورتوں اور سب جنّتی عورتوں کی سردار ہیں۔“ مزید فرمایا: ”فَاطِمَۃُ بِضْعَۃٌ مِّنِّیْ فَمَنْ اَغْضَبَہَا اَغْضَبَنِیْ **یعنی فاطِمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا میرا ٹکڑا ہے جس نے اِسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔**“

اور ایک رِوایت میں ہے، ”یُرِیْبُنِیْ مَا اَرَابَہَا وَیُؤْذِیْنِیْ مَا اٰذَاہَا یعنی ان کی پریشانی میری پریشانی اور ان کی تکلیف میری تکلیف ہے۔“

(مِشْکٰوۃُ الْمَصَابِیْح، کتاب المناقب، باب مناقب اھل بیت النبی ۔۔۔ الخ، ج۲، ص۴۳۶، الحدیث:۶۱۳۹)

سیّدَہ زاہِرہ طیّبہ طاہِرہ
جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

تصویرِ مصطفٰے

اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیّدَتُنا عائشہ، صِدّیقہ، طیّبہ، طاہِرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ میں نے **چال ڈھال، شکل و شباہت** (یعنی رنگ رُوپ) **اور بات چیت میں فاطِمہ عفیفہ** (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا) **سے بڑھ کر کسی کو حُضور نبیِّ اکرم** (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) **سے مُشابِہ نہیں دیکھا** اور جب حضرتِ فاطِمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضِر ہوتیں تو حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے اِستِقْبال کے لیے کھڑے ہو جاتے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے ہاتھ تھام کر اُن کو بوسہ دیتے اور اپنی جگہ پر بٹھاتے۔

اور جب حُضُورِ پُرنور، شافِعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس تشریف لے جاتے تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم کے لیے قیام فرماتیں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارَک ہاتھوں کو تھام کر بوسہ دیتیں اور اپنی جگہ بٹھاتیں۔

(سُنَنِ اَبُوْدَاؤُد، کتاب الادب، باب ما جاء فی القیام، ص۸۱۲، الحدیث:۵۲۱۷)

رسولُ اللہ کی جیتی جاگتی تصویر کو دیکھا
کیا نظارہ جن آنکھوں نے تفسیرِ نُبُوّت کا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(4)---فاطمہ زہرا کا نکاح

اے عاشقانِ اہلبیت! حضرتِ سیِّدُنا شیخ شُعیب حریفیش عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْر فرماتے ہیں: جب آسمانِ رِسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر حضرتِ سیِّدَتُنا فاطِمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا آفتابِ حسن و جمال چمکا اور اُفُقِ عظمت و جلال پر آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا بدرِ کمال طُلوع ہوا، تو نیک خصلت ذہنوں میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا خَیال آیا، مُہاجِرین و انصار کے مُعزّزین نے پیغامِ نِکاح دیا۔ لیکن رِضائے الٰہی و قضائے خداوندی کے ساتھ مخصوص ذاتِ اَقدَس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جواباً اِرشاد فرمایا: "**میں خدائی فیصلے کا مُنتظِر ہوں۔**"

حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بھی پیغامِ نِکاح عرض کیا تو ان سے بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہی اِرشاد فرمایا: "**یہ مُعاملہ اللہ کے سپُرد ہے۔**"

ابو بکر و عُمَر کی سیِّدُنا علی کو ترغیب

ایک دن حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ، حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور حضرتِ سیِّدُنا سعد بن معاذ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مسجدِ نبوی شریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں تشریف فرما تھے کہ حضرتِ سیِّدَتُنا فاطِمۃ الزّہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا ذکرِ خیر چل نکلا تو حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اِرشاد فرمایا: "تمام معزّزین نے پیغامِ نِکاح عرض کیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انکار کرتے ہوئے یہی اِرشاد فرمایا: ''یہ مُعامَلہ اللہ کے سپرد ہے۔ ''لیکن حضرتِ علی (کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم) نے پیغامِ نِکاح عرض نہیں کیا اور نہ ہی اس کا تذکِرہ کیا۔ اس کی وجہ میرے خَیال میں ان کی غربت ہو سکتی ہے۔ ہمیں حضرتِ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کے پاس چل کر ان سے شہزادیٔ رسول رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کا مُعامَلہ ذِکْر کرنا چاہیے اور اگر وہ تنگ دستی کو وجہ بنائیں تو ان کی مدد کرنی چاہیے ۔ ''پھر یہ سب حضراتِ والا عزّت حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی تلاش میں چل دیئے، پتا چلا کہ وہ اس وقْت کسی انصاری کے باغ میں اُجرت پر اونٹوں کے ذریعے پانی نکالنے میں مصروف ہیں۔ وہاں جب ملاقات ہوئی تو حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اِرشاد فرمایا: ''اے علی! (بات یہ ہے کہ) قریش کے مُعزّزین نے بنتِ رسول کے لیے پیغامِ نکاح دیا لیکن آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ کہہ کر لوٹا دیا کہ ''یہ مُعامَلہ اللہ کے سپرد ہے۔ ''اور (ہم دیکھتے ہیں کہ) آپ ہر اچھی عادت سے کامِل طور پر مُتَّصِف ہیں اور حُضور سیِّدِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قَرابت دار بھی ہیں، مجھے امید ہے کہ اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کا مُعامَلہ آپ کے لیے روکا ہوا ہے۔ ''راوی فرماتے ہیں: ''حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی آنکھیں اَشک بار ہو گئیں اور فرمایا: ''اے ابو بکر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ)! غربت نے مجھے اس سے روک رکھا ہے۔ ''حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

نے فرمایا: ''اے علی! ایسا نہ کہو! اللہ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نزدیک دُنْیا اور جو کچھ اس میں ہے، اُڑتے غُبار کی مانند ہے۔''

(اَلرَّوْضُ الْفَائِق، المجلس الثامن والاربعون فی زواج علی ابن ابی طالب بفاطمۃ۔۔۔الخ، ص۲۷۵، ملخصاً)

اَسلافِ کِرام کا مُبارَک شِعار

اے عاشقانِ اہلبیت! اپنے مسلمان بہن بھائی کی ضرورت کا احساس کرنا اور اس ضرورت کی تکمیل کے لیے حتَّی الاِمکان دامے دَرمے قدمے سُخنے (یعنی روپے پیسے جان اور زَبان ہر طرح سے) مدد کرنا اور مدد کی نِیَّت کرنا ہمارے اَسلافِ کِرام کا مُبارَک شِعار ہے۔ اور ان مُبارَک ہستیوں کا وطیرہ رہا ہے کہ دینی و نسبی طور پر خواہ کتنا ہی فضل و شرَف عطا ہو جائے اپنا بوجھ خود ہی اٹھایا جائے اور محنتِ شاقّہ کی تکالیف گوارا کر کے خود اپنی دُنْیاوی ضرورِیّات پوری کرنے کا سامان کیا جائے۔ بارگاہِ رِسالت کے تربِیّت یافتگان کے قُلوب واَذہان میں یہ بات راسِخ ہو چکی تھی کہ دینِ اسلام دُنْیا اور اَسبابِ دُنْیا کو اَہَمِّیَّت نہیں دیتا بلکہ رِضائے الٰہی اور قضائے خداوندی کے آگے سرنگُوں ہونا (یعنی سر جھکانا) سکھاتا ہے اور بتاتا ہے کہ دُنْیاوی جاہ و حشمت (یعنی عزّت و شوکت) اور سیم وزر (یعنی مال و دولت) کی حیثیت ڈھلتی چھاؤں اور اُڑتے غُبار کی سی ہے۔ نگاہِ اسلام میں عزّت و قبولِیّت کا مدار تقویٰ واخلاص پر ہے۔ اسی بِنا پر ان صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کا حوصلہ بڑھایا اور بارگاہِ رِسالت میں حاضِر ہو کر اپنا مُدَّعا پیش کرنے کا مشورہ دیا۔

سیّدُنا علی کی بارگاہِ رِسالت میں حاضِری

حضرتِ سیّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم اپنے کام سے واپس آ کر حضرتِ سیّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے گھر کی طرف چل دیئے، دروازہ کھٹکھٹایا، حضرتِ سیّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے پوچھا: ''کون؟ ''تو سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''اُٹھو اور دروازہ کھولو، **یہ وہ ہیں جن سے اللہ اور اس کا رسول** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **محبت کرتے ہیں اور یہ بھی ان سے محبت کرتے ہیں۔** ''حضرتِ سیّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے عرض کی: ''میرے ماں باپ آپ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر قربان! یہ کون ہیں؟ ''تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''**یہ میرا بھائی ہے اور مجھے ساری مخلوق سے بڑھ کر پیارا ہے۔** ''حضرتِ سیّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا فرماتی ہیں: ''میں اس تیزی سے اٹھی کہ چادر میں اُلجھنے لگی تھی۔ میں نے دروازہ کھولا تو دیکھا کہ حضرتِ علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حاضِرِ خدمتِ اَقدَس ہو کر سلام عرض کیا اور سامنے بیٹھ گئے اور زمین کُریدنے لگے گویا کچھ کہنا چاہتے ہیں لیکن حَیا کا پردہ حائل ہے۔

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''**اے علی** (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ)**! کوئی کام ہے تو بتاؤ، ہمارے ہاں! تمہاری ہر حاجت پوری ہو گی۔** ''حضرتِ سیّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے عرض کی: ''یَارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میرے ماں باپ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر قربان! آپ جانتے ہیں کہ آپ نے مجھے اپنے چچا اور چچی فاطِمہ بنتِ اسد سے لیا، میں اُس وقت ایک ناسمجھ بچہ تھا۔ آپ نے میری رہنمائی فرمائی، مجھے ادب سکھایا، مجھے شائستہ (شا۔اِس۔تہ یعنی بااَخلاق) بنایا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ پر ماں باپ سے بڑھ کر شفقت واِحسان فرمایا۔ **اللہ** نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذریعے مجھے ہدایت بخشی۔ یَارَسُولَ اللہ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! **آپ ہی دُنیا وآخِرت میں میرا وسیلہ اور ذخیرہ ہیں**، اور میں یہ پسند کرتا ہوں کہ **اللہ** آپ کے ذریعے میری پشت پناہی اس طرح فرمائے کہ میرا بھی ایک گھر اور بیوی ہو، میں جس میں چین حاصِل کروں۔ لہٰذا میں آپ کی بارگاہ میں آپ کی شہزادی فاطمہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا) کے لیے نکاح کا پیغام لے کر حاضر ہوا ہوں۔

(اَلرَّوْضُ الْفَائِق، المجلس الثامن والاربعون فی زواج علی ابن ابی طالب بفاطمة۔۔۔الخ، ص۲۷۵، ملخصاً)

آسمان پر نِکاح اور فِرِشتوں کی بارات

حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: ”میں نے دیکھا کہ حُضور سیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، جنابِ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا چہرۂ انور خوشی ومَسَرَّت سے کِھل اُٹھا۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرتِ علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو دیکھ کر مسکرائے اور اِستِفسار (یعنی دریافت) فرمایا: ”اے علی (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ)! کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے جس سے تم فاطِمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا حق مہر ادا کر سکو؟“ حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ پر میری حالت پوشیدہ نہیں،

میرے پاس میری زِرَہ، تلوار اور پانی بھرنے کے لیے ایک اونٹ کے سِوا کچھ نہیں۔" تو دافِعِ رنج ومَلال، صاحبِ جُود ونوال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: "اپنی تلوار سے تو تم **اللہ** کی راہ میں جِہاد کرو گے لہٰذا اس کے بغیر گزارا نہیں اور اونٹ سے اپنے گھر والوں کے لیے پانی بھر کر لاؤ گے اور سفر میں بھی اس پر اپنا سامان لادو گے، لیکن زِرَہ کے بدلے میں، مَیں اپنی بیٹی کا نِکاح تم سے کرتا ہوں اور میں تم سے خوش ہوں، اور **اے علی** (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ)! **تمہیں مُبارَک ہو کہ اللہ نے زمین پر فاطِمہ** (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا) **سے تمہارا نِکاح کرنے سے پہلے آسمان میں تم دونوں کا نِکاح کر دیا ہے** اور تمہارے آنے سے پہلے آسمانی فِرِشتہ میرے پاس حاضِر ہوا جس کو میں نے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔ اس کے کئی چہرے اور پَر تھے، اس نے آکر کہا: "اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُولَ اللہ! **آپ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **کو مُبارَک مِلَن اور پاکیزہ نسل کی بِشارت ہو۔**"

پھر حضرتِ سیِّدُنا جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلام نے آکر سلام عرض کیا اور مجھے بتایا کہ "یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! **اللہ** نے دُنیا پر نظرِ رحمت فرمائی اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لیے ایک حبیب، بھائی اور دوست منتخب فرما کر اس کے ساتھ آپ کی بیٹی حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نِکاح فرما دیا ہے۔ اور **اللہ** پاک نے ساری جنّتوں اور حوروں کو آراستہ وپیراستہ ہونے، شجرِ طُوبیٰ کو زیورات سے مُزَیَّن ہونے اور ملائکہ کو چوتھے آسمان میں بیتُ المعمور کے پاس جمع ہونے کا حکم دیا ہے، اور رِضوانِ جنت عَلَیْہِ السَّلام نے **اللہ** کے حکم سے بیتُ المعمور کے دروازے پر منبرِ کرامت رکھ دیا ہے۔ یہ **وہی منبر ہے کہ جب اللہ نے حضرتِ سیِّدُنا آدم** عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام **کو تمام اَشیاء کے نام**

سکھائے تھے تو اُنہوں نے اس پر خطبہ دیا تھا۔

پھر اللہ کے حکم سے اس منبر پر راحیل نامی فِرِشتے نے **اللہ** پاک کے شایانِ شان اس کی حمد و ثنا کی تو آسمان فرحت و سرور سے جھوم اُٹھا۔ حضرتِ جبرئیل عَلَیْہِ السَّلام نے مزید یہ بھی بتایا کہ **اللہ** پاک نے مجھے وحی فرمائی کہ **"میں نے اپنے محبوب بندے علی** (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْـہ) **کا نِکاح اپنی محبوب بندی اور اپنے رسول کی بیٹی فاطِمہ** (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا) **سے کر دیا ہے، تم ان کا عقدِ نِکاح کر دو۔** "پس میں نے عقدِ نکاح کر دیا اور اس پر فِرِشتوں کو گواہ بنایا اور **اللہ** نے شجرِ طوبیٰ کو حکم دیا کہ وہ اپنے زیورات بکھیرے۔ جب اس نے زیورات کی بوچھاڑ کی تو ملائکہ اور حُوروں نے سب زیورات چُن لیے اور وہ قِیامت تک یہ زیورات ایک دوسرے کو تحفے میں دیتے رہیں گے اور **اللہ** نے مجھے حکم دیا ہے کہ بارگاہِ رِسالت میں یہ پیغام پہنچادوں کہ زمین پر حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی شادی حضرتِ علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے کر دیجئے اور **حضرتِ فاطمہ** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا **کو دو ایسے شہزادوں کی بِشارت بھی عطا کر دیجئے جو اِنتہائی ستھرے، عمدہ خصائل** (یعنی عادات) **و فضائل کے حامِل، پاکیزہ فطرت اور دونوں جہاں میں بھلائی والے ہوں گے۔"**

(شانِ خاتونِ جنت ص ۲۱۷۔۲۲۰)

اے عاشقانِ اہلبیت! آسمان پر نِکاح کی تقریب اور بیتُ المعمور میں فِرِشتوں کی بارات فاطمہ بتول اور محبوبِ رسول رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْـہَا کا ہی خاصّہ (یعنی خاص وصف) ہے۔

پھر مکّی مدَنی سلطان، رحمتِ عالَمیّان، سردارِ دوجہان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ”اے علی (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْــہ)! میں تمہارے مُتَعَلِّق حکمِ الٰہی نافِذ کر رہا ہوں، تم مسجِد میں پہنچ جاؤ، میں بھی آرہا ہوں۔ میں لوگوں کی موجودگی میں تمہارا نِکاح کروں گا اور تمہارے وہ فضائل بَیان کروں گا جن سے تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔“

حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم اِرشاد فرماتے ہیں: ”میں بارگاہِ رِسالت عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے جلدی سے نکلا اور میں خوشی کی شدت کی وجہ سے خود رفتہ ہو گیا۔ جب رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجِد میں تشریف لائے تو ان کا چہرہ خوشی سے دَمَک رہا تھا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْــہ کو حکم فرمایا کہ وہ مُہاجِرین وانصار کو بلائیں جب سب لوگ جمع ہو گئے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے منبرِ اَقدَس پر جلوہ افروز ہو کر **اللہ** کی حمد وثنا کی اور اِرشاد فرمایا: ”اے مسلمانو! ابھی ابھی حضرتِ جبریل امین عَلَیْہِ السَّلام میرے پاس آئے اور یہ خبر دی کہ **اللہ** نے بیتُ المعمور کے پاس ملائکہ کو گواہ بنا کر میری بیٹی فاطمہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا) کا نِکاح علی (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْــہ) سے کر دیا ہے، اور مجھے بھی حکم فرمایا ہے کہ میں زمین پر ان کا نِکاح کر دوں۔ میں تم سب کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنی بیٹی کا نِکاح علی (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْــہ) سے کر دیا ہے۔“ پھر حُضور نبیِّ اکرم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْــہ کو خطبۂ نِکاح پڑھنے کا حکم اِرشاد فرمایا۔

خطبۂ نِکاح

حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے کھڑے ہو کر یہ خطبہ پڑھا: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَشُکْرًا لِاَنْعُمِہٖ وَاَیَادِیْہِ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَلَا شَبِیْہَ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ نَبِیُّہُ الْنَبِیْہُ وَرَسُوْلُہُ الْوجِیْہُ وَصَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَبَنِیْہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً تُرْضِیْہِ'' ترجمہ: سب تعریفیں **اللہ** کے لیے ہیں اور اس کے انعامات واحسانات پر اس کا شکر ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ **اللہ** کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ یکتا (یعنی اکیلا) ہے، اس کا کوئی شریک ومِثل (یعنی اس جیسا) نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ (حضرت سیِّدُنا) محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کے خاص بندے اور رسول ہیں، اس کے معزز نبی اور عظیم الشّان رسول ہیں، ان پر اور ان کے آل واصحاب، ازواجِ مطہّرات اور اولاد اَطہار رِضْوَانُ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن پر **اللہ** کی ایسی دائمی رحمت ہو جو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خوش کر دے (اٰمین)''۔

اس کے بعد فرمایا: ''نِکاح **اللہ** کے حکم پر عمل ہے اور اس نے اس کی اجازت دی ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی شہزادی حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کا نِکاح مجھ سے کر دیا ہے اور میری اس زِرَہ کو بطورِ حق مہر مقرّر فرمایا ہے۔ حاضِرین نے مُبارَک باد دیتے ہوئے کہا: ''**اللہ آپ کے جوڑے میں برَکت و اِتّفاق عطا فرمائے۔**'' (شانِ خاتونِ جنت ص ۲۲۰۔۲۲۳)

سیّدۂ کائنات کا جہیز

اے عاشقانِ اہلبیت! حضرتِ سیّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم اِرشاد فرماتے ہیں: ''میں نے اپنی زِرہ لی اور بازار میں حضرتِ سیّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو 400 درہم میں فروخت کر دی۔ جب میں نے درہموں پر اور انہوں نے زِرہ پر قبضہ کر لیا تو مجھ سے فرمانے لگے: ''اے علی (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ)! کیا اب میں زِرَہ کا اور آپ دراہم کے حق دار نہیں؟'' میں نے کہا: ''کیوں نہیں۔'' تو کہنے لگے: ''پھر یہ زِرہ میری طرف سے آپ کو ہدِیَّہ (ھَدِیَّہ۔ یعنی تحفہ) ہے۔'' حضرتِ سیّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: ''میں نے زِرہ اور دراہم لیے اور رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اَقدس میں حاضِر ہو کر حضرتِ سیّدُنا عثمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے حسنِ سُلوک کی خبر دی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں دعائے خیر و برکت سے نوازا۔ پھر حضرتِ سیّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بلا کر انہیں (مٹھی بھر) درہم دیئے اور فرمایا: ''ان دراہم کے عِوَض فاطمہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا) کے لیے مُناسب اشیاء خرید لاؤ۔'' حضرتِ سیّدُنا سلمان فارسی اور حضرتِ سیّدُنا بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو خریدی ہوئی اشیاء اُٹھانے میں مدد کے لیے ساتھ بھیجا۔ حضرتِ سیّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اِرشاد فرماتے ہیں: مجھے حُضور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے 63 درہم عطا فرمائے تھے، **میں نے روئی سے بھرا ہوا موٹے کپڑے کا بستر، چمڑے کا دستر خوان، چمڑے کا تکیہ جس میں کھجور کے پتے بھرے ہوئے تھے، پانی کے لیے ایک مشکیزہ اور کُوزہ**

(یعنی مٹی کا آب خورہ) **اور نرم اُون کا ایک پردہ خریدا۔** پھر میں، حضرتِ سلمان اور حضرتِ بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے تھوڑا تھوڑا کرکے وہ سامان اٹھالیا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضِر کر دیا۔ جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دیکھا تو رونے لگے اور آسمان کی جانب نگاہ اُٹھا کر عرض کی: **"اے اللہ! ایسے لوگوں کو اپنی برکت سے نواز جن کا شِعار** (یعنی طریقہ) **ہی تجھ سے ڈرنا ہے۔"**

(اَلرَّوْضُ الْفَائِق، المجلس الثامن والاربعون فی زواج علی۔۔۔ الخ، ص۲۷۵ تا ۲۷۷، ملخصاً)

حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم اِرشاد فرماتے ہیں: "آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بقیہ دراہم حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے حوالے کر دیئے اور اِرشاد فرمایا: "ان دراہم کو اپنے پاس رکھو۔" پھر ایک مہینہ تک شرم وحَیا کے باعِث میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضِر نہ ہوا۔ جب کبھی اکیلے میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ملاقات ہوتی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِرشاد فرماتے: "**اے علی** (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ)**! میں نے تمہارا نِکاح اس کے ساتھ کیا ہے جو تمام جہانوں کی عورتوں کی سردار ہے۔**"

(اَلرَّوْضُ الْفَائِق، المجلس الثامن والاربعون فی زواج علی۔۔۔ الخ، ص۲۷۷)

جہیز کیسا اور کتنا ہو؟

اے عاشقانِ اہلبیت! مخدومہ کائنات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا جہیز کس قدر سادہ اور مختصر تھا، اور جو دیا گیا مولائے کائنات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرف سے اس کا بھی مُطالَبہ نہ تھا، اس میں اُمّت کے لیے درس ورغبت ہے کہ کثیر اور پُر تکلُّف جہیز کا اِہتِمام

ضروری نہیں اور نہ ہی لڑکے والے اس کا مُطالَبہ کریں، یہ سنّت جس قدَر سادگی سے ادا کی جائے بہتر ہے، جیسا کہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 679 صفحات پر مشتمل کتاب **"جنّتی زیور"** صفحہ 153 پر شیخ الحدیث حضرتِ علّامہ مولانا عبدُ المصطفٰے اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی تحریر فرماتے ہیں: "ماں باپ کچھ کپڑے، کچھ زیورات، کچھ سامان، برتن، پلنگ، بستر، میز کرسی، تخت، جائے نماز، قرآنِ مجید، دینی کتابیں وغیرہ لڑکی کو دے کر سُسرال بھیجتے ہیں یہ لڑکی کا جہیز کہلاتا ہے۔ بلاشبہ یہ جائز بلکہ سنّت ہے کیونکہ ہمارے حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی اپنی پیاری بیٹی حضرت بی بی فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو جہیز میں کچھ سامان دے کر رخصت فرمایا تھا لیکن **یاد رکھو کہ جہیز میں سامان کا دینا یہ ماں باپ کی مَحبت وشفقت کی نشانی ہے** اور ان کی خوشی کی بات ہے۔ ماں باپ پر لڑکی کو جہیز دینا یہ فرض و واجِب نہیں ہے۔ لڑکی اور داماد کے لیے ہرگز ہرگز جائز نہیں کہ وہ زبردستی ماں باپ کو مجبور کرکے اپنی پسند کا سامان جہیز میں وُصول کریں، ماں باپ کی حیثیت اس قابِل ہو یا نہ ہو مگر جہیز میں اپنی پسند کی چیزوں کا تقاضا کرنا اور ان کو مجبور کرنا کہ وہ قرض لے کر بیٹی، داماد کی خواہش پوری کریں، یہ خلافِ شریعت بات ہے بلکہ آج کل تِلَک جیسی رسم مسلمانوں میں بھی چل پڑی ہے کہ شادی طے کرتے وقْت ہی یہ شرط لگادیتے ہیں کہ جہیز میں فلاں فلاں سامان اور اتنی اتنی رقم دینی پڑے گی، چُنانچہ بہت سے غریبوں کی لڑکیاں اسی لیے بیاہی نہیں جارہی ہیں کہ ان کے ماں باپ لڑکی کے جہیز کی مانگ پوری کرنے کی طاقت نہیں رکھتے یہ رسم یقیناً خلافِ شریعت ہے اور جبراً قہراً (یعنی بہ زور) ماں باپ کو مجبور کرکے زبردستی جہیز لینا یہ ناجائز ہے۔ لہٰذا مسلمانوں پر لازِم ہے کہ اس بری

رسم کو ختم کر دیں۔" (جنّتی زیور، رسومات، ص۱۵۳تا۱۵۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیِّدہ فاطمہ کی رُخصتی

اے عاشقانِ اہلبیت! حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم اِرشاد فرماتے ہیں: "جب مہینہ گزر گیا تو میرے بھائی حضرتِ عقیل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ میرے پاس تشریف لائے اور کہنے لگے: "اے میرے بھائی! آج تک میں اتنا خوش نہیں ہوا جتنا یہ سن کر خوش ہوا کہ آپ کی شادی بنتِ رسول رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے ہو گئی ہے، اب اگر آپ ان کو اپنے گھر بھی لے آؤ تو تمہاری ملاقات سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں گی۔ "میں نے جواب دیا: "اللہ کی قسم! میں بھی یہی چاہتا ہوں، لیکن مجھے تاجدارِ حرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے شرم آتی ہے۔" انہوں نے کہا: "میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ چلیں۔" لہٰذا ہم آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں ملاقات کے ارادے سے گھر سے نکلے تو راستے میں ہمیں بارگاہِ رسالت کی خادِمہ حضرت اُمِّ اَیمن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا ملیں۔

ہم نے ان سے تذکرہ کیا تو کہنے لگیں: "ذرا اِنتظار کریں، ہم عورتیں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے مُتَعَلِّق بات کرتی ہیں کہ (ان مُعاملات میں) مردوں کی نسبت عورتوں کی باتیں زیادہ مؤثر ہوتی ہیں۔" وہ واپس مڑ کر حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے پاس گئیں اور انہیں اور پھر دوسری ازواجِ

مُطہَّرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کو ساری بات بتائی تو سب اُمَّہاتُ المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ اکٹھی ہو کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے حجرۂ مُبارَکہ میں حاضِر ہوئیں اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چاروں طرف بیٹھ کر عرض گزار ہوئیں: ''یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہمارے ماں باپ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر قربان! ہم ایک اہم مُعامَلے میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس حاضِر ہوئی ہیں، وہ یہ کہ **آپ کے چچازاد اور دینی بھائی حضرتِ علی** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ **اپنی بیوی حضرتِ فاطمہ** رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا **کی رخصتی چاہتے ہیں۔**'' تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بلا بھیجا۔

حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: ''میں بارگاہِ رِسالت میں حاضِر ہو کر سر جھکا کر بیٹھ گیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِستِفسار فرمایا: ''کیا تم اپنی زوجہ کی رخصتی چاہتے ہو؟'' میں نے عرض کی: ''جی ہاں! یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم!'' اِرشاد فرمایا: ''بڑی مَحبت وعزّت سے، اِنْ شَآءَ اللہ! **آج رات سے تم اپنی زوجہ کے ساتھ رہا کروگے۔**''

دعوتِ طعام

اے عاشقانِ اہلبیت! اللہ کے رسول، رسولِ مقبول، بی بی آمنہ کے گلشن کے مہکتے پھول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو

آراستہ کرنے کا حکم دیا اور حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس رکھے ہوئے دراہم میں سے 10 درہم حضرتِ علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو دیئے اور اِرشاد فرمایا: ''ان سے کھجور، گھی اور پنیر خرید لو۔ ''آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ''میں یہ چیزیں خرید کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضِر ہو گیا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے چمڑے کا ایک دستر خوان منگوایا اور آستینیں چڑھا کر کھجوروں کو گھی میں مسلنے لگے اور پھر پنیر کے ساتھ اس طرح ملایا کہ وہ حلوہ بن گیا پھر اِرشاد فرمایا: ''اے علی (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ)! جسے چاہو بلا لاؤ۔ ''میں مسجد گیا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ سے کہا: ''آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعوت قبول کریں۔ ''سب لوگ اُٹھ کر چل دیئے۔ جب میں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کی کہ لوگ بَہُت زِیادہ ہیں تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے چمڑے کے دستر خوان کو ایک رومال سے ڈھانک دیا اور اِرشاد فرمایا: ''دس دس اَفراد کو داخِل کرتے جاؤ۔ ''میں نے ایسا ہی کیا۔ **سب صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ نے کھانا کھایا لیکن کھانے میں بالکل کمی نہ ہوئی یہاں تک کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی برکت سے 700 اَفراد نے وہ حلوہ تناول فرمایا۔**''

اس کے بعد آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ فاطمہ اور حضرتِ علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو اپنے پاس بلایا اور حضرتِ علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو اپنے دائیں اور حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو اپنے بائیں طرف بٹھا کر سینے سے لگایا اور

دونوں کی آنکھوں کے درمیان پیشانی پر بوسہ دیا اور حضرتِ علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے فرمایا: ''**اے علی (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ)! میں نے کتنی اچھی زوجہ سے تیرا نِکاح کیا ہے۔**'' پھر ان دونوں کے ساتھ ان کے گھر تک پیدل چلے۔ پھر گھر سے باہر نکل کر دروازے کے کواڑ پکڑے اور یہ دُعا فرمائی: ''**اللہ تم دونوں کو اِتّفاق واِتّحاد عطا فرمائے، میں تمہیں اللہ کے سپرد کرتا ہوں اور تم دونوں کو اس کی حفاظت میں دیتا ہوں۔**''

(اَلرَّوْضُ الْفَائِق، المجلس الثانی والاربعون فی زواجہ علی بفاطمۃ۔۔۔الخ، ص ۲۷۷ تا ۲۷۸، ملخصاً)

اے عاشقانِ اہلبیت! شادیاں تو بَہُت ہوئی ہیں، ہو رہی ہیں اور ہوتی رہیں گی لیکن ایسی سادہ مگر عظیمُ الشّان رسمِ نِکاح وبیاہ صرف محبوبینِ خدا اور مُقرّبینِ مصطفی کا حصّہ ہے، تکلُّف (تَ۔کَلْ۔لُف یعنی ظاہر داری) نام کا نہیں لیکن رشک ہر مسلمان کو آتا ہے، دُھوم دھام کا کوئی اتا پتا نہیں لیکن چرچا آج بھی ہو رہا ہے۔ ناموری کا کوئی ارادہ نہیں لیکن ڈنکے چار دانگِ عالَم بج رہے ہیں۔ یہ بات بالکل نہیں کہ یہ شادی دھوم دھام سے نہیں ہو سکتی تھی بلکہ اگر سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خود بھی نہیں بلکہ صرف اپنے غلاموں کو ہی اِشارہ کر دیتے تو اس کی مِثل وہمسری کرنا کسی کے بس کی بات نہ رہتی۔ لیکن والیٔ اُمّت، محبوبِ ربُّ العزّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سادگی اور بے تکلُّفی کو سنّت بنایا، تاکہ اُمّت پریشانی اور قرضوں کے بوجھ تلے نہ دبے۔

شادی کی پہلی رات بھی عبادت

اے عاشقانِ اہلبیت! سیِّدۂ کائنات حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ زہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی رخصتی کے بعد جب رات کا اندھیرا چھایا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا رونے لگیں۔

حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہ الْکَرِیْم نے پوچھا: ”اے تمام عورتوں کی سردار! کیا تم اس بات سے خوش نہیں کہ میں تمہارا شوہر اور تم میری زوجہ ہو؟“ کہنے لگیں: ”میں کیونکر راضی نہ ہوں گی، آپ تو میری رضا بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ہیں، میں تو اپنی اس حالت و معاملے کے متعلق سوچ رہی ہوں کہ جب میری عمر بیت جائے گی اور مجھے قبر میں داخل کر دیا جائے گا، آج میرا عزّت و فخر کے بستر میں داخل ہونا کل قبر میں داخل ہونے کی مانند ہے۔ آج رات ہم اپنے ربّ کی بارگاہ میں کھڑے ہو کر عبادت کریں گے کہ وہی عبادت کا زیادہ حق رکھتا ہے۔ **اس کے بعد وہ دونوں عبادت کی جگہ کھڑے ہو کر پوری رات ربِّ قدیر کی عبادت میں مصروف رہے۔**

(اَلرَّوْضُ الْفَائِق، المجلس، الثامن والاربعون فی زواج علی بفاطمۃ۔۔۔الخ، ص۲۷۸)

عبادت ہو تو ایسی ہو!

اے عاشقانِ اہلبیت! یہ ایسے لوگ ہیں کہ جن کا پختہ عزم، خواہشات اور مقصود نہ تو دنیا اور اس کی لذّات تھیں اور نہ ہی نفس کی راحت و خواہشات۔ بلکہ ان کی بلند ہمتوں کی پرواز ہمیشہ باقی رہنے والے ٹھکانے کی طرف تھی۔ یقیناً ان کا ذکر قراٰنِ پاک میں لکھ دیا گیا اور ان کو بشارت دے دی گئی:

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا۔ (پ۲۲، الاحزاب:۳۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرما دے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے۔

ان دونوں مبارک ہستیوں نے اپنی لذّات کے بستر کو چھوڑ دیا اور **اللہ** پاک کی

عبادت میں مصروف ہو گئے، رات قیام میں تو دن روزے کی حالت میں بسر ہوتا حتّٰی کہ تین روز اسی طرح گزر گئے۔ پھر وہ دونوں اپنے بستر پر آرام فرما ہوئے۔ چوتھے دن حضرتِ سیِّدُنا جبریلِ امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: ”اللہ تعالٰی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سلام بھیجتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کہ **علی** (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) **اور فاطمہ** (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا) **نے تین دن سے نیند اور بستر کو ترک کر رکھا ہے اور عبادت اور روزوں میں مصروف ہیں**، تم ان کے پاس جاؤ اور ان سے ارشاد فرماؤ کہ **اللہ** تمہاری وجہ سے ملائکہ پر فخر فرما رہا ہے اور یہ کہ تم دونوں بروزِ قیامت گنہگاروں کی شفاعت کرو گے۔“ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فوراً ان کے گھر تشریف لائے تو وہاں حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء بنتِ عمیس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو پایا تو اِستفسار فرمایا: ”کس چیز نے تجھے یہاں ٹھہرایا ہے؟ حالانکہ گھر میں ایک مرد بھی موجود ہے۔“ عرض کی: ”یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر قربان! میں حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی خدمت کے لیے حاضِر ہوئی تھی۔ اس پر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چشمانِ مُبارَک نَم ناک (یعنی آنسوؤں سے تر بتر) ہو گئیں اور دُعا فرمائی: **”اے اسماء** (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا)! **اللہ تیری دُنیا و آخِرت کی تمام حاجات پوری فرمائے۔“**

(اَلرَّوْضُ الْفَائِق، ، الشامن والاربعون فی زواجہ علی بفاطمۃ۔۔۔ الخ، ص۲۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(5)---فاطمہ زہرا کی اولادِ پاک

اے عاشقانِ اہلبیت! اللہُ رَبُّ الْعِزَّت نے جس طرح خاتونِ جنّت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو عظمت و رفعت عطا فرمائی اسی طرح آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی اولاد کو بھی عظیم شانوں سے نوازا۔ اہلِ بیتِ پاک کی عظمت تو دیکھئے کہ ایک طرف ماں جنّتی عورتوں کی سردار ہے تو دوسری طرف بیٹے جنّتی جوانوں کے سردار۔ آیئے! خاتونِ جنّت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی اولادِ پاک کا ذکرِ خیر بھی مُلاحظہ فرمالیجئے!

(۱) سیدنا امام حَسَن کی ولادت باسعادت

اے عاشقانِ اہلبیت! خاتونِ جنّت کے بڑے شہزادے حضرت سیّدُنا امام حَسَن مجتبیٰ ہیں، آپ کا اسمِ گرامی حَسَن، کُنْیَت ابو محمد اور اَلقاب سیّدِ شبابِ اہلِ الجنّۃ، سبط و ریحانِ رسول ہیں۔ آپ کی ولادت باسعادت ۱۵ رَمَضانُ المبارَک ۳ھ میں ہوئی۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کا نام حَسَن رکھا پھر پیدائش کے ساتویں دن آپ کا عقیقہ کیا، بال اُتروائے اور حکم فرمایا کہ بالوں کے وزن برابر چاندی صدقہ کی جائے۔

(اُسْدُ الْغَابَۃ فِی مَعْرِفَۃِ الصَّحَابَۃ، باب الحاء والسین، حسن بن علی، ج۲، ص۱۴-۱۳، ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۲) سیّدُنا امامِ حُسَین کی ولادت باسعادت

دوسرے شہزادے امامِ حسین ہیں آپ کا اسمِ گرامی حسین، کُنْیَت ابو عبد اللہ اور اَلقاب سیّدِ شبابِ اہلِ الجنّۃ، سبط و ریحانِ رسول ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ولادتِ باسعادت ۵ شعبان ۴ھ میں ہوئی حضور نبیِّ کریم نے پیارے شہزادے کے کان میں اذان

ارشاد فرمائی اور ساتویں دن آپ کا عقیقہ کیا گیا۔

(اسد الغابۃ، باب الحاء والسین، حسین بن علی، ج ۲، ص ۲۵-۲۴، ملخصاً)

آپ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کی ولادت پر حضرت رُوحُ الامین بحکمِ ربُّ العٰلمین تہنیتِ ولادت (یعنی پیدائش کی مبارکباد) کے ساتھ تعزیت بھی لائے اس وقت حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم آپ کے گلوئے ناز کو چوم رہے تھے رُوح الامین نے آبدیدہ ہو کر عرض کیا کہ اس بوسہ گاہ پر چھری چلے گی اور یہ قرَّۃُ العین خدا کی راہ میں شہید ہو گا۔(اَوراقِ غم، ص ۲۷۰)

مرحبا سرورِ عالَم کے پِسر آئے ہیں
سیّدہ فاطِمہ کے لختِ جگر آئے ہیں
واہ قسمت کہ چراغِ حَرَمین آئے ہیں
اے مسلمانو! مبارَک کہ حُسین آئے ہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۳،۴) سیّدُنا محسن و سیّدَتُنا رُقیّہ

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے شہزادے حضرتِ سیّدُنا محسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اور شہزادی حضرتِ سیّدَتُنا رُقیّہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا انتقال تو بچپن میں ہی ہو گیا تھا اس لیے تاریخ و سیرت کی کتابوں میں ان کا تذکرہ نہ ہونے کے برابر ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!
صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(۵) سیّدَتُنا زینب کا ذکرِ خیر

حضرتِ سیّدہ زینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا حضرتِ سیّدَتُنا فاطمہ زہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی بڑی شہزادی ہیں۔ ان کی کُنْیَت اُمُّ الحسن تھی اور واقعہ کربلا کے بعد ان کی کُنْیَت اُمُّ المصائب مشہور ہوگئی تھی۔

سیّدہ زینب کا نکاح

حضرتِ سیّدُنا علیُّ المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنی لختِ جگر حضرتِ سیّدَتُنا زینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نکاح حضرتِ سیّدُنا جعفر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے صاحبزادے حضرتِ سیّدُنا عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے فرمایا۔

(اُسْدُ الْغَابَۃِ فِی مَعْرِفَۃِ الصَّحَابَۃ، حرف الزای، زینب بنت علی، ج۷، ص۱۳۴)

(۶) سیّدہ اُمِّ کُلثوم

خاتونِ جنّت کی سب سے چھوٹی صاحبزادی حضرتِ سیّدَتُنا اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اپنی بڑی ہمشیرہ حضرتِ سیّدَتُنا زینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے مشابہ تھیں۔

سیّدَتُنا اُمِّ کلثوم کا نکاح

حضرتِ سیّدُنا عُمَر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرتِ سیّدَتُنا اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے نکاح فرمایا اور حق مہر میں 40,000 درہم دیئے۔ جیسا کہ روایت میں ہے کہ حضرتِ سیّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرتِ سیّدَتُنا اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو مہر میں 40,000 درہم دیئے۔

(اُسْدُ الْغَابَۃِ فِی مَعْرِفَۃِ الصَّحَابَۃ، ج۷، حرف الکاف، ام کلثوم بنت علی، ص۳۷۸)

(6)---فاطمہ زہرا کے شب وروز

اے عاشقانِ اہلبیت! نبیِ کریم، رؤفٌ رّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی صاحِبزادی، خاتونِ جنّت حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا پر ہمارے دل وجان قربان! آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو اُمَّتِ مُسلِمہ کا بے حد درد تھا، پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دُکھیاری اُمَّت کیلئے بعض اَوقات ساری ساری رات دعائیں مانگتی رہتیں، اپنی سہولت وآسائش کے لیے ربِّ کائنات کی بارگاہ میں کبھی التجاء نہ کرتیں، بلکہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سارا دن گھر کا کام کاج کرتیں اور جب رات آتی تو عِبادتِ الٰہی کیلئے کھڑی ہو جاتیں۔ چنانچہ:

عِبادت ہو تو ایسی!

حضرت سیِّدُنا امامِ حَسَن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی والِدۂ ماجِدہ حضرتِ سیِّدہ فاطِمۃ الزہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کو دیکھا کہ رات کو مسجِدِ بَیت کی مِحراب (یعنی گھر میں نماز پڑھنے کی مخصوص جگہ) میں نماز پڑھتی رہتیں، یہاں تک کہ نمازِ فجر کا وقْت ہو جاتا، میں نے آپ کو مسلمان مردوں اور عورتوں کے لیے بَہُت زِیادہ دعائیں کرتے سنا، آپ اپنی ذات کے لیے کوئی دُعا نہ کرتیں، میں نے عرض کی: پیاری امّی جان (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا)! کیا وجہ ہے کہ آپ اپنے لیے کوئی دُعا نہیں کرتیں؟ فرمایا: پہلے پڑوس ہے پھر گھر۔

(مَدَارِجُ النُّبُوَّت، ج۲، قسم پنجم، باب اوّل در ذکر اولاد کرام، ص۴۶۱)

عطا کر عافیت تُو نزع و قبر و حشر میں یاربّ
وسیلہ فاطمہ زہرا کا کر لطف و کرم مولیٰ

اے عاشقانِ اہلبیت! معلوم ہوا خاتونِ جنّت، سیّدہ فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی عادتِ مبارکہ یہ تھی کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا اُمَّت کی غمخواری کے لیے ہر وقت عبادتِ الٰہی کی طرف مُتوجّہ رہتیں، راتوں کو جاگ کر مُناجات (یعنی دُعا) میں مصروف رہتیں، یہی نہیں بلکہ اللہ پاک کی عبادت اور اس کے ذکر و اَذْکار سے اس قدر مَحَبَّت تھی کہ اپنے گھریلو کام کاج کرنے کے ساتھ ساتھ یادِ الٰہی سے کبھی غافل نہ ہوتیں، آیئے! اب سیدہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے ذَوقِ تلاوت اور شوقِ عبادت کے مُتعلق سُننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں، چنانچہ:

کھانا پکاتے وقت بھی تلاوت

امیرُ المؤمنین حضرتِ سیّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ سیّدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کھانا پکانے (Cooking) کی حالت میں بھی قرآنِ پاک کی تلاوت جاری رکھتیں۔ (سفینۂ نوح، حصّہ دُوُم، ص ۳۵)

اے عاشقانِ اہلبیت! سُنا آپ نے! خاتونِ جنّت سیّدہ فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کو تلاوت کا کس قدر ذَوق و شوق تھا کہ گھریلو مصروفیّت کے دوران بھی زبان سے قرآنِ کریم کی تلاوت جاری رکھتیں، اگر ہم اپنے مُعاشرے میں نظر دوڑائیں تو کئی نادان مصروفیّت کے دوران کانوں میں ہینڈ فری (Handfree) لگا کر بڑے اِنْہماک سے گانے سُنتے ہوئے اپنے کاموں میں مگن رہتے ہیں اور ساتھ ساتھ اپنی زبان سے بھی گُنگناتے جاتے ہیں، اِسی طرح کئی نادان خواتین گھر کے کام کاج کے دوران گانے سنتی ہیں، فلمیں ڈرامے دیکھتی ہیں، گویا گانے باجوں کے بغیر ان کے کام ہی نہیں ہوتے۔ فی زمانہ! تو گانے باجوں کی عادتِ بد اس قدر بڑھ چکی ہے کہ کوئی گاڑی چلا رہا ہو یا بائیک پر کہیں جا رہا ہو اپنے موبائل یا ٹیپ ریکاڈر پر گانے

لگائے ہوتے ہیں۔ اے کاش! ہمیں بھی اپنے دن رات عبادت میں بسر کرنے کی سعادت نصیب ہو جائے۔ اے کاش! ہمارا کوئی لمحہ فضول کاموں میں بسر نہ ہو۔ اے کاش! ہماری ہر گھڑی ذِکر و دُرُود کے سبب رحمت بھری گزرے۔ اے کاش! گانے باجے سننے اور گُنگنانے (Singing) کی ہماری یہ عادتِ بد (Bad Habit) نکل جائے اور ہم گھریلو کاموں میں مشغول ہوں یا سفر میں ہوں ہر وقت ہمارے لَبوں پر ذکر و دُرُود اور نعتِ رسول جاری رہے۔

اے عاشقانِ اہلبیت! حضرتِ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی رات عبادت میں تو دن روزوں میں گزرتا لہٰذا ہمیں بھی نیک ہستیوں کی سیرت پر چلتے ہوئے خوب خوب عبادت کرنی چاہیے۔ رمضانُ المبارک کے روزے تو ہم پر فرض ہی ہیں، بِلا عذرِ شرعی ایک روزہ بھی چھوڑنا گناہ ہے۔ اگر ممکن ہو تو رمضان المبارک کے بعد نفل روزوں کی بھی عادت بنانی چاہیے کہ اس کے بھی بڑے فضائل ہیں۔ آیئے! اس بارے میں 2 روایات سنئے۔

(1)۔۔۔ جس نے ثواب کی اُمّید رکھتے ہوئے ایک نَفْل روزہ رکھا اللہ پاک اُسے دوزخ سے 40 سال (کا فاصِلہ) دُور فرمادے گا۔" (کَنزُ العُمّال ج۸ ص۲۵۵ حدیث۲۴۱۴۸)

(2)۔۔۔ جس نے رِضائے الٰہی کیلئے ایک دن کا نَفْل روزہ رکھا تو اللہ پاک اُس کے اور دوزخ کے درمیان ایک تیز رفتار سُوار کی پچاس سالہ مسافت کا فاصِلہ فرمادے گا۔"

(کَنزُ العُمّال ج۸ ص۲۵۵ حدیث۲۴۱۴۹)

اے عاشقانِ اہلبیت! سیدہ خاتونِ جنّت کے ذوقِ تلاوت اور آپ کے شوقِ عبادت میں بالخصوص ہمارے گھر کی اسلامی بہنوں کے لیے بھی ایک پیغام ہے کہ گھر کے کام کاج کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ پاک کی عبادت کا ذوق و شوق ہونا چاہیے، علمِ دِین سیکھنے کا جذبہ ہونا چاہیے، نیکی

کی دعوت کو عام کرنے کا جذبہ ہونا چاہیے۔عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں اسلامی بہنوں کے لیے کئی ایسے مواقع ہیں جہاں ان کو علمِ دِین حاصل کرنا مُیسّر آتا ہے،ہم اپنے گھر کی اسلامی بہنوں کو اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کروائیں، تعلیمِ قرآن حاصل کرنے لیے ان کو مدرسۃ المدینہ بالغات میں پڑھنے کا ذہن دیں، زہے نصیب! جامعۃ المدینہ للبنات میں داخلے کی سعادت مل جائے تو پھر کیسی مدنی بہاریں ہوں گی،ہمارے گھر کی اسلامی بہنیں جب علمِ دین کی روشنی سے مالا مال ہوں گی تو اپنی اولاد کی دینی تربیت کر سکیں گی،خود بھی نمازی بنیں گی،اپنی اولاد کو بھی نمازی بنائیں گی،خود بھی قرآنِ کریم پڑھیں گی،اپنی اولاد کو بھی قرآنِ کریم پڑھنا سکھائیں گی۔سیدہ خاتونِ جنّت کے صدقے اللہ پاک ہماری اسلامی بہنوں کو بھی شوقِ عبادت وذوقِ تلاوت نصیب فرمائے۔

عبادت میں گزرے مِری زِندگانی
کرم ہو کرم یا خدا یا اِلٰہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ اہلبیت! حضرتِ سیّدہ فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی شان و عظمت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو حضور نبیِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے بے پناہ محبّت تھی۔یہی وجہ ہے کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان، صحابیاتِ طیبات اور بالخصوص سیّدہ فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سُنَّتِ رسول کی چلتی پھرتی تصویر تھیں۔

(7)---فاطمہ زہرا کا ایثار وسخاوت

اے عاشقانِ اہلبیت! سیدہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی شان و عظمت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہمیشہ سادگی اختیار فرماتیں، غریبوں کے ساتھ غمخواری اور ملنساری سے پیش آتیں، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کم کھانا کھاتیں، جو ملتا اسے دوسروں پر قربان کر دیتیں اور خود فقر وفاقہ کی زندگی بسر کرتیں، جس مکان میں رہتیں وہاں زیب و زینت (Decoration) کا نام ونشان تک نہ تھا، قیمتی اور خوبصورت بستر تو دُور کی بات ہے وہاں تو بعض اوقات عام بستر بھی بمشکل میسر آتا، لیکن اس کے باوجود آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا نے اپنے دروازے پر آنے والے سائل کو خالی نہ لوٹایا اور ایثار وسخاوت کی ایسی مثالیں قائم کیں کہ جنہیں سن کر عقلیں دنگ رہ جاتی ہیں، چنانچہ:

خاتونِ جنت اور غریبوں کی غمخواری

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ اِبنِ عباس فرماتے ہیں: بنی سُلیم میں سے ایک شخص نے بارگاہِ رسالت مآب میں آکر گستاخی کی: تو حضور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس سے ارشاد فرمایا: تُو آخرت کے عذاب سے ڈر، دوزخ سے خوف رکھ، خُدائے وَحْدَہٗ لَاشَرِیْكَ کی عبادت کر اور میں اللہ کریم کا بندہ اور اس کا رسول ہوں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے حُسنِ اَخلاق اور مؤثر کلام سے متأثر ہو کر وہ غیر مسلم اسی وقت مسلمان ہو گیا، پھر سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: تیرے پاس کتنا مال ہے؟ اس نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! خدا کی قسم! بنو سُلَیم میں 4 ہزار آدمی ہیں، لیکن اُس قبیلے میں مجھ سے زیادہ غریب و مسکین کوئی نہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے ارشاد فرمایا: تم

میں سے کوئی ایسا ہے جو اسے ایک اُونٹ (Camel) خرید کر دے؟

حضرتِ سیِّدُنا سعد بن عبادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنی اُونٹنی ان کو دے دی۔ پھر ارشاد فرمایا: کون ہے جو اس کا سر ڈھانپ دے؟ تو امیر المؤمنین مولیٰ مشکل کشا، حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے اپنا عمامہ ان کو دے دیا۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: کون ہے جو اس کے کھانے کا اِنتِظام کرے؟ حضرتِ سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اُٹھے اور چند مکانوں پر گئے لیکن کچھ نہ ملا۔ پھر نُورِ مصطفٰے حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے مکان پر حاضر ہو کر دروازہ کھٹکھٹایا۔ آپ نے پوچھا کون ہے؟ عرض کی! سلمان ہوں۔ فرمایا: کیسے آئے ہو؟ آپ نے سارا ماجرا سُنا دیا۔ یہ سن کر آپ آبدیدہ ہو گئیں اور فرمایا: اے سلمان! خُدا کی قسم! جس نے میرے باپ کو رسول بنا کر بھیجا! آج تیسرا دن ہے، گھر میں سب فاقے سے ہیں مگر دروازے پر آئے ہو، خالی کیسے واپس کروں؟ یہ چادر لے جاؤ اور شمعون نامی غیر مسلم کے پاس جا کر کہو: فاطمہ بنتِ محمد کی چادر رکھ لو اور تھوڑے سے جَو قرض دے دو۔ حضرتِ سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اس چادر کو لے کر اس کے پاس گئے اور سارا ماجرا بیان کیا۔ شمعون کچھ دیر اس رِدائے مبارَکہ کو دیکھتا رہا، اُس وقت اُس پر ایک کیفیت طاری ہو گئی اور کہنے لگا: اے سلمان! یہ وہی مقدّس لوگ ہیں جن کی خبر اللہ پاک نے اپنے نبی موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو توریت میں دی ہے، میں صِدْقِ دل سے حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ کے باپ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ پر ایمان لاتا ہوں۔ یہ کہہ کر اس نے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گیا اس کے بعد اس نے حضرتِ سیِّدُنا سلمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو جَو دیئے اور نہایت ادَب واِحترام سے رِدائے مبارَکہ واپس کر دی۔ خاتونِ جنّت نے شمعون کو دُعائے خیر دی اور جَو پیس کر کھانا تیار کر کے

حضرتِ سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو دے دیا۔ آپ نے عرض کی: اس میں سے کچھ گھر کے لیے رکھ لیجئے۔ فرمایا: بس راہِ خدا میں دینے کی نیت سے منگوایا اور پکایا ہے، اب اس میں سے لینا دُرست نہیں۔

حضرتِ سیِّدُنا سلمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کھانا لے کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوگئے اور تمام قصّہ بھی عرض کر دیا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے وہ روٹی نو مسلم (New Muslim) کو عطا فرمائی اور اپنی نورِ نظر حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ کے پاس تشریف لائے تو دیکھا کہ بھوک سے ان کا چہرہ زرد ہو رہا ہے اور کمزوری (Weakness) کے آثار نُمایاں ہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی بیٹی فاطمہ کو بٹھا کر تسلی دی اور دُعا فرمائی: اے اللہ! فاطمہ تیری بندی ہے تُو اس سے راضی رہنا۔ (سفینۂ نُوح، حصّہ دُوُم، ص ۳۳ ملخصًا)

بھوکے رہ کے خود اَوروں کو کھلا دیتے تھے
کیسے صابِر تھے محمّد کے گھرانے والے!

اے عاشقانِ اہلِ بیت! دیکھا آپ نے! خاتونِ جنّت حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کا ایثار و سخاوت کہ خود فاقے سے ہیں، گھر میں کھانے کو کچھ نہیں مگر سخاوت و ایثار کا ایسا زبردست جذبہ کہ غریب نو مسلم (New Muslim) کی حاجت روائی کی خاطر قرض لینے کیلئے اپنی مبارک چادر گروی رکھوا رہی ہیں اور جب حضرتِ سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کھانے میں سے کچھ گھر کے لیے رکھنے کی عرض کی تو فرمانے لگیں: میں نے یہ کھانا راہِ خدا میں خیرات کرنے کی نیّت سے پکایا ہے۔

سُبْحٰنَ اللہ ! ایک طرف خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کا پاکیزہ عمل اور دوسری طرف ہماری حالت کہ ہم تو اپنے ہی مسلمان بھائیوں کو لُوٹ رہے ہیں ، اگر کبھی کوئی حاجت مند آجائے تو پہلے چار باتیں سُناتے ہیں اور اگر کچھ دے بھی دیں تو بعد میں لوگوں کے سامنے اس کو ذلیل ورُسوا کرتے ، اس کی عزّت کو پامال کرتے ، طرح طرح کی باتیں سُناتے ہیں۔ یاد رکھئے ! جب بھی کسی سائل یا حاجت مند کو کچھ دینے کا موقع ملے تو ایسی باتیں کرنے سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے کہ جس سے سامنے والے کی دل آزاری یا اس کی ذِلّت ورُسوائی ہوتی ہو بلکہ اللہ کریم کا شکر ادا کریں کہ اللہ پاک نے کسی غریب کی حاجت روائی کی توفیق عطا فرمائی ، کیونکہ بندہ جب کسی کی حاجت پوری کرتا ہے تو اللہ کریم اس کو بے شمار انعامات عطا فرماتا ہے ، آیئے ! مسلمانوں کی حاجت روائی کرنے کے فضائل پر مشتمل (3) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سنتے ہیں۔ چنانچہ :

حاجت روائی کے فضائل

(1)۔۔۔ارشاد فرمایا: جو میرے کسی اُمّتی کی حاجت پوری کرے اور اُس کی نیت یہ ہو کہ اِس کے ذریعے اُس اُمّتی کو خوش کرے تو اس نے مجھے خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا اس نے اللہ پاک کو خوش کیا اور جس نے اللہ پاک کو خوش کیا تو اللہ کریم اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔ (شعب الایمان، الثالث والخمسون من شعب الایمان۔۔ الخ، ۶ / ۱۱۵ ، حدیث: ۷۶۵۳)

(2)۔۔۔ارشاد فرمایا: بندہ جب تک اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے میں لگا رہتا ہے ، اللہ پاک اس کی حاجت پوری فرماتا رہتا ہے۔

(مجمع الزوائد، کتاب البر والصلة، باب فضل قضاء الحوائج ، ۸ / ۳۵۳، حدیث: ۱۳۷۲۳)

(3)۔۔۔ارشاد فرمایا: جو اپنے کسی اسلامی بھائی کی حاجت روائی کے لیے چلتا ہے، اللہ پاک اس کے اپنی جگہ واپس آنے تک اس کے ہر قدم پر اس کے لیے ستر (70) نیکیاں لکھتا ہے اور اس کے 70 گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ پھر اگر اس کے ہاتھوں وہ حاجت پوری ہو گئی تو وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے، جیسے اس دن تھا، جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا اور اگر اس دوران اس کا انتقال ہو گیا تو وہ بغیر حساب جنت میں داخل ہو گا۔

(الترغیب والترھیب، کتاب البر والصلۃ، باب الترغیب فی قضاء حوائج المسلمین۔۔۔الخ، ۳/۳۱۷، حدیث: ۴۰۲۲)

تُو بے حساب بخش کہ ہیں بے حساب جُرم
دیتا ہوں واسطہ تجھے شاہِ حجاز کا

(8)۔۔۔فاطمہ زہرا کی کرامات

اے عاشقانِ اہلبیت! حضرت سیدتنا فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی شان و عظمت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ اللہ پاک نے آپ کو بہت سی کرامات (Saintly-Miracles) سے نوازا۔ اور یہ حقیقت ہے جو اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو راضی کرنے میں اپنی زندگی بسر کرتا ہے تو اللہ پاک بھی اپنے فضل و کرم سے اُسے طرح طرح کی نعمتوں سے نوازتا ہے۔ آیئے! آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی ایک بہت ہی باکمال کرامت سُنتے ہیں، چنانچہ:

عظیم الشّان دعوت

ایک دن حضرتِ سیّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حُضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دعوت کی۔ جب دونوں عالَم کے میزبان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم حضرتِ سیّدُنا عثمان بن عفان رَضِیَ اللّٰہُ

تَعَالٰی عَنْہ کے مکان پر رونق افروز ہوئے تو حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ آپ کے پیچھے چلتے ہوئے آپ کے قدموں کو گننے لگے اور عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! میری تمنا (Wish) ہے کہ حُضور کے ایک ایک قدَم کے عِوَض میں آپ کی تعظیم و تکریم کے لیے ایک ایک غلام آزاد کروں۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مکان تک جس قدَر حُضور کے قدَم پڑے تھے حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی نے اتنی ہی تعداد میں غلاموں کو خرید کر آزاد کر دیا۔

حضرتِ سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے اس دعوت سے مُتَاثِّر ہو کر حضرتِ سیِّدَہ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا سے کہا: اے فاطمہ! آج میرے دِینی بھائی حضرتِ سیِّدُنا عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حُضورِ اَکرَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بڑی ہی شاندار دعوت کی ہے اور حُضورِ اَکرَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ہر ہر قدَم کے بدلے ایک غلام آزاد کیا ہے، میری بھی تمنّا ہے کہ کاش! ہم بھی حُضور کی اسی طرح شاندار دعوت کر سکتے۔ حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے اپنے شوہرِ نامدار حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے اس جذبہ سے مُتَاثِّر ہو کر کہا: بَہُت اچھا، جایئے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھی حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو اسی قسم کی دعوت دیتے آیئے! ہمارے گھر میں بھی اسی قسم کا سارا اِنتِظام ہو جائے گا۔ چُنانچِہ:

حضرتِ سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے بارگاہِ رِسالت میں حاضِر ہو کر دعوت دے دی اور شہنشاہِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے صحابۂ کرام کی ایک کثیر جماعت کو ساتھ لے کر اپنی پیاری بیٹی کے گھر میں تشریف فرما ہو گئے۔ حضرتِ سیِّدَہ خاتونِ جنّت تنہائی

میں تشریف لے جا کر خداوندِ قُدُّوس کی بارگاہ میں سر بسجود ہو گئیں اور یہ دعا مانگی: یااللہ! تیری بندی فاطمہ نے تیرے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور اَصحابِ محبوب کی دعوت کی ہے، تیری بندی کا صرف تجھ ہی پر بھروسا ہے، لہٰذا اے میرے ربّ! تُو آج میری لاج رکھ لے اور اس دعوت کے کھانوں کا تُو عالَمِ غیب (یعنی دوسرا جہاں جو چھپا ہوا ہے) سے اِنتِظام فرما۔ یہ دُعا مانگ کر حضرتِ سیِّدَتُنا بی بی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے ہانڈیوں کو چولہوں پر چڑھا دیا۔ اللہ کریم کا دَرْیائے کرَم ایک دم جوش میں آگیا اور (فوراً) ان ہانڈیوں کو جنّت کے کھانوں سے بھر دیا۔ حضرتِ سیِّدَتُنا بی بی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے ان ہانڈیوں میں سے کھانا نکالنا شروع کر دیا اور حُضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے صحابۂ کرام کے ساتھ کھانا کھانے سے فارِغ ہو گئے، لیکن خدا کی شان کہ ہانڈیوں میں سے کھانا کچھ بھی کم نہیں ہوا اور صحابۂ کرام ان کھانوں کی خوشبو اور لذّت سے حیران رہ گئے۔ حُضورِ اَکرم نے صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو حیران دیکھ کر فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ یہ کھانا کہاں سے آیا ہے؟ صحابۂ کِرام نے عرض کیا: نہیں یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ نے ارشاد فرمایا: یہ کھانا اللہ پاک نے ہم لوگوں کے لیے جنّت سے بھیجا ہے۔ پھر حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا گوشۂ تنہائی میں جا کر سجدہ ریز ہو گئیں اور یہ دُعا مانگنے لگیں: یااللہ! حضرتِ عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے تیرے محبوب کے ایک ایک قدَم کے بدلے ایک ایک غلام آزاد کیا ہے لیکن تیری بندی فاطمہ کو اتنی اِستِطاعت نہیں ہے، اے خداوندِ عالَم! جہاں تُو نے میری خاطِر جنّت سے کھانا بھیج کر میری لاج رکھ لی ہے، وہاں تُو میری خاطِر اپنے محبوب کے ان قدَموں کے برابر جتنے قدَم چل کر میرے گھر تشریف لائے ہیں،

اپنے محبوب کی اُمّت کے گنہگار بندوں کو جہنّم سے آزاد فرمادے۔

حضرتِ سیّدَتُنا فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا جُوں ہی اس دعا سے فارِغ ہوئیں ایک دم حضرتِ سیّدُنا جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام یہ بِشارت لے کر بارگاہِ رِسالت میں حاضر ہوئے کہ یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! حضرتِ فاطمہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا) کی دُعا بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہو گئی، اللہ کریم نے فرمایا ہے کہ ہم نے آپ کے ہر قدَم کے بدلے میں ایک ایک ہزار 1000 گنہگاروں کو جہنّم سے آزاد کر دیا۔ (جامِعُ الْمُعْجِزات، ص۲۵۷ ملخصاً)

اِلٰہی جہنم سے آزاد کردے
میں فردوس میں داخلہ مانگتا ہوں

اے عاشقانِ اہلبیت! قربان جایئے! امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور بالخصوص علیُّ المرتضی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے اندازِ محبت پر کہ ان خوش نصیب حضرات نے سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی انوکھی دعوت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ سیدہ فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی سیرت پر رشک آتا ہے کہ آپ کی خواہش تھی کہ دو عالم کے داتا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہمارے گھر بھی تشریف لائیں اور ہم بھی ان کی دعوت کریں، یہی جذبہ تھا کہ دولت خانے میں کچھ نہ ہونے کے باوجود بھی حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دعوت کی اور پھر اللہ کے فضل و کرم سے سیدہ فاطمہ کی کرامت ظاہر ہوئی اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی دعا پر جنّتی کھانے آئے اور حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمّت کے گناہگاروں کو جہنم سے آزادی نصیب ہوئی۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ رِضائے اِلٰہی اور ثواب کے لیے، اِحترامِ مسلم کی نیت سے دِلجوئی کے لیے وقتاً فوقتاً اپنے رشتہ

داروں کی دعوت کریں ،ان کے دُکھ درد میں شریک ہوں،ان کے ساتھ ہمیشہ تعلق قائم رکھیں،اور کبھی کبھار پڑوسیوں کو بھی دعوت دینے کا ذہن بنائیں، کوئی سائل آجائے تو اس کو بھی پیار و محبت سے کھانا کھلائیں۔ جیسا کہ خاتونِ جنت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی سیرت میں یہ جھلک بھی نظر آتی ہے کہ اگر کئی روز فاقہ کے بعد گھر میں کھانا آجاتا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اس کھانے میں پڑوسیوں کو بھی شامل فرمالیا کرتی تھیں۔ آیئے! آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی پڑوسیوں کے ساتھ خیر خواہی کرنے، آپ کی کرامت کے ظاہر ہونے پر مشتمل ایک اور واقعہ سُنتے ہیں، چنانچہ:

برکت والی سِینی

ایک مرتبہ زمانۂ قحط میں رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بُھوک محسوس کی تو بنتِ رسول اللہ حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ بَتُول رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے سِینی (یعنی دھات کے روٹی سالن رکھنے والے خوان) میں ایک بوٹی اور دو روٹیاں اِیثار کرتے ہوئے بارگاہِ رسالت میں بھیج دیں۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس تحفہ کے ساتھ حضرت فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی طرف تشریف لے آئے اور فرمایا: اے میری بیٹی! اِدھر آؤ۔ حضرتِ سیِّدہ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے جب اس سِینی کو کھولا تو آپ یہ دیکھ کر حیران رہ گئیں کہ وہ سینی روٹیوں اور بوٹیوں سے بھری ہوئی تھی اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے جان لیا کہ یہ کھانا اللہ پاک کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ حُضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے آپ سے اِستفسار فرمایا: اَنّٰی لَكِ هٰذَا؟ یعنی یہ سب تمہارے لیے کہاں سے آیا؟ تو حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے عرض کیا: هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔ یعنی وہ اللہ کے پاس سے ہے، بے شک اللہ جسے چاہے بے گنتی دے۔ سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: تمام تعریفیں اللہ پاک

کے لیے جس نے تجھے بنی اسرائیل کی سردار (یعنی حضرت مریم) کے مُشابہ بنایا۔ پھر حُضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرتِ علی، حضراتِ حسن و حسین اور دوسرے اہلِ بیت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم اَجْمَعِیْن کو جمع فرما کر سب کے ساتھ (سینی میں سے) کھانا تَناوُل فرمایا اور سب سیر ہو گئے، پھر بھی کھانا اسی قدر باقی تھا اور اس کو حضرتِ سیِّدَتُنا بی بی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے اپنے پڑوسیوں کو کھلایا۔ (تَفْسِیْرُ رُوْحُ الْبَیَان، پ۳، اٰلِ عِمْرٰن، تحت الآیۃ ۳۷، ج۲، ص۲۹)

اے عاشقانِ اہلبیت! بیان کردہ واقعے سے جہاں شہزادیِ کونین حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی عظیمُ الشّان کرامت ظاہر ہوئی، وہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا پڑوسیوں کی بہت زیادہ خیر خواہی فرمایا کرتی تھیں۔ لیکن آج ہمارے دلوں سے پڑوسیوں کی خیر خواہی کا جذبہ نکلتا جارہا ہے، ہم خود تو اچھا کھاتے پیتے ہیں، اچھا پہنتے ہیں مگر افسوس ہمیں پڑوسیوں کے دکھ درد، ان کے حقوق کی ادائیگی اور ان کی بھوک و پیاس کا ذرا بھی احساس نہیں ہوتا، حالانکہ کثیر احادیثِ مبارکہ میں پڑوسیوں کے حقوق کو بیان کیا گیا ہے۔

(9)---فاطمۃ الزہراء کی گھریلو زندگی

اے عاشقانِ اہلبیت! سیِّدہ خاتونِ جنت، فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی شان و عظمت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی شان میں تسبیحِ فاطمہ مقرر کی گئی، کیونکہ آپ گھریلو کام کاج خود اپنے ہاتھوں سے فرمایا کرتی تھیں اور اس کام میں آنے والی مشکلات اور تکالیف پر صبر بھی کیا کرتیں، زندگی بھر کسی خادمہ کو نہیں رکھا۔ چنانچہ:

امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: حضرتِ سیدتنا فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا میرے پاس خود ہی چکی چلایا کرتیں، جس کی وجہ سے ان کے ہاتھوں

میں چھالے پڑ جاتے، مشکیزے میں پانی بھی خود ہی بھر کر لاتیں جس کی وجہ سے ان کے سینے پر نشان پڑ گئے۔ گھر کی صفائی وغیرہ بھی خود ہی کرتی تھیں جس کی وجہ سے کپڑے غبار آلود ہو جاتے اور ہنڈیا کے نیچے آگ بھی خود ہی جلایا کرتیں جس کی وجہ سے کپڑے میلے ہو جاتے۔ بعض اوقات تنہا گھر کے تمام کام کاج کرنے کی وجہ سے انہیں کافی تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔

(مسند للامام احمد بن حنبل، مسند علی بن ابی طالب، ۱/۳۲۲، حدیث: ۱۳۱۲)

تسبیحِ فاطمہ کی فضیلت

امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں غلام آئے، جب یہ خبر حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو ملی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا بارگاہِ رسالت میں خادمہ (Maid servant) مانگنے کے لیے حاضر ہوئیں تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ فرمایا: جب سونے کے لیے بستر پر جاؤ تو 33 مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہ، 33 مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور 34 مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَر پڑھ لیا کرو۔ یہ تمہارے لیے خادمہ سے بہتر ہے۔ (کتاب الدعاء للطبرانی، باب القول عند اخذ المضاجع، حدیث: ۲۳۱، ص ۹۴)

(10)---فاطمۃ الزہراء کا وصال

اے عاشقانِ اہلبیت! سیّدہ خاتونِ جنت، فاطمۃُ الزہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی زندگی تقوی والی پردہ والی تھی ہی آپ کا جنازہ بھی پردے کے اہتمام کے ساتھ نکالا گیا۔ آیئے آپ رضی اللہ عنہا کے وصال کے بارے میں سنتے ہیں:

وفاتِ سیّدہ کی خبر

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں ، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی لاڈلی شہزادی، خاتونِ جنّت حضرتِ سیّدہ فاطمہ زھرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے فرمایا: ''اَنْتِ اَوَّلُ اَھْلِیْ لُحُوْقًا بِیْ یعنی میرے گھر والوں میں سب سے پہلے تم (وفات پاکر) مجھ سے ملو گی۔''

(حِلْیَۃُ الْاولیاءِ وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَائِ، ذکر النساء الصحابیات، فاطمۃ بنت رسول اللہ، ج۲، ص۵۰، الحدیث:۱۴۴۳)

اے عاشقانِ اہلبیت! آپ نے مُلاحَظہ فرمایا کہ خاتونِ جنّت حضرتِ سیّدہ فاطمہ زھرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو پہلے ہی غیبی خبر عطا فرمادی تھی کہ تم سب سے پہلے مجھ سے ملو گی۔ اب یہ مُلاحَظہ فرمایئے کہ وصالِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے بعد خاتونِ جنّت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی کیفیت کیا تھی؟

غمِ مصطفٰے کا غلبہ

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہِری کے بعد خاتونِ جنّت، شہزادیٔ کونَین حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ زھرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا پر غمِ مصطَفٰے کا اِس قَدَر غَلَبہ ہوا کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے لبوں کی مسکراہَٹ ہی خَتْم ہو گئی! اپنے وِصال سے قبل صِرْف ایک ہی بار مُسکراتی دیکھی گئیں۔ اِس کا واقِعہ کچھ یوں ہے کہ حضرتِ سیِّدَتُنا خاتونِ جنّت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو یہ تَشْوِیْش تھی کہ عُمر بھر تو غیر مردوں کی نظروں سے خود کو بچائے رکھا ہے اب کہیں بعدِ وفات میری کفن پوش لاش ہی پر لوگوں کی نظر نہ پڑ جائے! ایک موقع پر حضرتِ سیِّدَتُنا اَسماء بنتِ عُمَیس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے کہا: میں نے

حَبشہ میں دیکھا ہے کہ جنازے پر دَرَخْت کی شاخیں باندھ کر ایک ڈَولی کی سی صورَت بنا کر اُس پر پردہ ڈال دیتے ہیں۔ پھر اُنہوں نے کھجور کی شاخیں منگوا کر انہیں جوڑ کر اُس پر کپڑا تان کر سیّدہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو دکھایا۔ آپ بَہُت خوش ہوئیں اور لبوں پر مسکراہٹ آ گئی۔ بس یہی ایک مسکراہٹ تھی جو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہِری کے بعد دیکھی گئی۔(جَذْبُ الْقُلُوْب (مُتَرْجَم)، ص۲۳۱)

چُو زَہرا باش از مخلوق رُو پوش
کہ دَر آغوش شبّیرے بَہ بنی

یعنی حضرتِ فاطِمۃُ الزَّہْرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی طرح پرہیز گار و پردہ دار بنو، تاکہ اپنی گود میں حضرتِ سیِّدُنا شبّیرِ نامدار، امامِ حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ جیسی اَولاد دیکھو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ اہلبیت! آج کتنی اسلامی بہنیں پردہ کرتی ہیں۔ ماحول بہت ایڈوانس اور فیشن پرستی عام ہے۔ شرعی پردہ کرتے ہوئے جھجک محسوس ہوتی ہے۔ کیا اَیسے حالات میں شَرْعی پردہ ترک کر دیا جائے؟ نہیں، شَرْعی پردہ ہرگز ترک نہ کیا جائے کہ یہ عظیم نیکی ہے اور بے پردگی سخت گناہ۔ پردہ کرنے میں جتنی تکلیف زِیادہ ہو گی اُتنا ہی ثواب بھی اِنْ شَآءَ اللہ زیادہ ملے گا۔ منقول ہے: اَفْضَلُ الْعِبادَاتِ اَحْمَزُھَا یعنی افضل ترین عبادت وہ ہے جس میں زَحمت زیادہ ہو۔ ''(کَشْفُ الخِفاء، حرف الھمزۃ مع الفاء، ج۱، ص۱۴۱، الحدیث:۴۵۹)

خاتونِ جنّت کی وَصِیّتیں

اے عاشقانِ اہلبیت! حضرتِ سیّدہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اپنے وصال سے قبل دو وصیّتیں فرمائیں:

(۱)۔۔۔ حضرتِ سیّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو وصیّت کی کہ میری وفات کے بعد آپ حضرتِ اُمامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے نکاح کر لیں، چُنانچِہ حضرتِ سیّدُنا علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے حضرتِ سیّدہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی وصیّت پر عمل کیا۔ یہ نکاح زبیر بن عوام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اِہتمام سے ہوا۔

(اِکْمال (مُتَرْجَم) مع مرآت المناجیح، ج۸، ص۷، مُلَخَّصاً)

(۲)۔۔۔ جب میں دُنیا سے جاؤں تو مجھے رات میں دفن کریں تاکہ میرے جنازے پر نامحرم کی نظر نہ پڑے۔ (فتاوٰی رَضَوِیّہ، ج۹، ص۳۰۷)

خاتونِ جنّت کا وصالِ باکمال

وِصالِ نَبَوی کے 6 ماہ بعد 3 رمضانُ المبارک **سنہ** 11 ہجری منگل کی رات سیّدہ، طیّبہ، طاہرہ حضرتِ سیّدَتُنا فاطمہ زہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے داعیٔ اَجَل کو لَبَّیْک کہا۔

(مَدَارِجُ النُّبُوَّت (مترجم) قسم پنجم، باب اوّل در ذکر اولاد کرام، ج۲، ص۶۲۴)

سیّدہ زہراء کا جنازہ

حضرتِ سیّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے منقول ہے کہ حضرتِ فاطمہ زہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی نمازِ جنازہ حضرتِ سیّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے **پڑھائی۔** (کَنْزُالْعُمَّال، کتاب الموت، باب فی اشیاء قبل الدفن، ج۸، الجزء الخامس عشر، ص۳۰۳، الحدیث: ۴۲۸۵۶)

اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا جنَّتُ الْبَقِیْع میں مدفون ہوئیں۔

(مَدَارِجُ النُّبُوَّت (مترجم) قسم پنجم، باب اوّل در ذکر اولاد کرام، ج ۲، ص ۶۲۴)

قصے کہانیاں

اے عاشقانِ اہلبیت! بعض اسلامی بہنیں سیّدہ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی کہانی اور اس طرح کے دیگر من گھڑت قصے پڑھتی اور گھروں میں پڑھاتی ہیں۔ آیئے! اس بارے میں معلومات حاصل کرتے ہیں کہ یہ پڑھنا کیسا ہے؟ چُنانچِہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 499 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب **"نماز کے اَحکام"** صفحہ 485 پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علاّمہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: داستانِ عجیب، شہزادے کا سر، دس بیبیوں کی کہانی اور جنابِ سیّدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی کہانی وغیرہ، سب من گھڑت قصے ہیں، انہیں ہر گز نہ پڑھا کریں۔ اسی طرح ایک پمفلٹ بنام "وَصِیّت نامہ" لوگ تقسیم کرتے ہیں جس میں کسی **"شیخ احمد"** کا خواب درج ہے یہ بھی جعلی ہے اس کے نیچے مخصوص تعداد میں چھپوا کر بانٹنے کی فضیلت اور نہ تقسیم کرنے کے نقصانات وغیرہ لکھے ہیں اس کا بھی اعتبار نہ کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہمیں خاتونِ جنت کے فیضان سے مالا مال فرمائے اور ہماری اسلامی بہنوں کو کردارِ فاطمہ، عبادتِ فاطمہ، ریاضتِ فاطمہ، اخلاقِ فاطمہ سے حصہ نصیب فرمائے آمین

منقبتِ خاتونِ جنّت (دیوانِ سالک)

ہے رتبہ اس لیے کونین میں عصمت کا عفت کا
شرف حاصل ہے ان کو دامنِ زہرہ سے نسبت کا

جو جانا خلد میں ہو پائے زہرہ سے لپٹ جاؤ
جسے کہتے ہیں جنت ملک ہے خاتون جنت کا

نبی کے دل کی راحت اور علی کے گھر کی زینت ہیں
بیاں کس سے ہو ان کی پاک طینت پاک طلعت کا

انہی کے ماہ پارے دو جہاں کے لاج والے ہیں
یہ ہی ہیں مجمع بحرین سر چشمہ ہدایت کا

رسول اللہ کی جیتی جاگتی تصویر کو دیکھا
کیا نظارہ جن آنکھوں نے تفسیرِ نبوت کا

بتول و فاطمہ زہرہ لقب اس واسطے پایا
کہ دنیا میں رہیں اور دیں پتہ جنت کی نگہت کا

نبی کی لاڈلی، بیوی ولی کی، ماں شہیدوں کی
یہاں جلوہ نبوت کا ولایت کا شہادت کا

تعالیٰ اللّٰہ اس سعدین کے جوڑے کا کیا کہنا
کہ رحمت کی دلہن زہرہ، علی دولہا ولایت کا

وہ عترت جو کہ اُمت کے لیے قرآنِ ثانی ہے
نبی کا ہے چمن یعنی شجر اس پاک منبت کا

وہ چادر جس کا آنچل چاند سورج نے نہیں دیکھا
بنے گی حشر میں پردہ گنہگارانِ اُمت کا

اگر سالکؔ بھی یارب دعویٰ جنت کرے حق ہے
جو وہ زہرہ کی ہے یہ بھی تو ہے خاتونِ جنت کا

مصنف کی کتابوں کا تعارف

مصنف کی اردو کتابیں

ش	کتاب کا نام	زبان	صفحات
1	دینِ اسلام کی خوبیاں	اردو	80
2	اسرار الایمان فی حقائق الارکان	اردو	423
3	میری سنت میری امت	اردو	231
4	کیا حال ہے؟	اردو	220
5	موت کے وقت	اردو	282
6	عقائد کی حکمتیں	اردو	153
7	پانچ نمازوں کی حکمت	اردو	152
8	سب سے پہلے سب سے آخر	اردو	276
9	قصور کس کا؟	اردو	64
10	نصاب مسائلِ نماز	اردو	80
11	آسان فرض علوم	اردو	696
12	آسان خطباتِ محرم	اردو	720
13	اعلیٰ حضرت کا چرچا رہے گا	اردو	32
14	عیدِ میلاد النبی ﷺ کیوں اور کیسے؟	اردو	165

15	محمد اور احمد کے راز	اردو	160
16	مدینہ جانا کیوں ضروری ہے؟	اردو	276
17	چاند کی گواہی	اردو	64
18	قربانی کی تاریخ اور حکمتیں	اردو	112
19	آنکھوں کا تارا نامِ محمد ﷺ	اردو	176
20	شعبان اور شبِ براءت	اردو	50
21	قرآنی سورتوں کے مضامین	اردو	435
22	خطباتِ شفیقی جلد اول	اردو	477
23	خطباتِ مصطفائی و شفیقی جلد اول	اردو	464
24	خطباتِ مصطفائی و شفیقی جلد دوم	اردو	382
25	خطباتِ مصطفائی و شفیقی جلد سوم	اردو	382
26	تدریس کے 26 طریقے	اردو	400
27	رفیق التدریس	اردو	376
28	تاریخ ساز شخصیت بننے کے فارمولے	اردو	135
29	فیضانِ قرآن کورس	اردو	256
30	فیضانِ شریعت کورس	اردو	700
31	چندہ کرنے کے 19 فارمولے	اردو	160
32	ما فعل اللہ بک؟	اردو	288

33	تنظیمی نصاب وبیانات	اردو	528
34	امتِ محمدیہ کے سوالات اور ان کے قرنی جوابات	اردو	145
35	درود کی حکمتیں	اردو	98
36	شفیق المصباح شرح مراح الارواح	اردو	402
37	شفیقیہ شرح الاربعین النوویہ	اردو	190
38	شفیق النحو لحل خلاصۃ النحو اول	اردو	200
39	شفیق النحو لحل خلاصۃ النحو دوم	اردو	200
40	القول الاظہر شرح الفقہ الاکبر	اردو	192
41	شارق الفلاح شرح نور الایضاح	اردو	717
42	خلیلیہ شرح مناظرہ رشیدیہ	اردو	300
43	کلام الوقایہ (اردو شرح) شرح الوقایہ جلد اول	اردو	372
44	کلام الوقایہ (اردو شرح) شرح الوقایہ جلد دوم	اردو	390
45	صرف کے دلچسپ سوالات	اردو	375
46	ختمِ قرآن کی فضیلت اور مسائل	اردو	32
47	گلشنِ وظائف	اردو	64
48	آگرہ کے 283 اولیائے کرام کی سیرت	اردو	592
49	فتحپور سیکری کی تاریخ	اردو	208
50	شیخ سلیم چشتی کی سیرت	اردو	64

51	آگرہ کی تاریخ	اردو	400
52	آگرہ کے مقدس مقامات	اردو	160
53	ہندوستان کو مسلم بادشاہوں کے تحفے	اردو	208
54	افتخارِ نقیہ المعروف فرزندانِ آگرہ	اردو	300
55	تذکرِ وصال المعروف اولیاء کا وصال در مہینہ وسال	اردو	514
56	کامیاب کاروبار کرنے کے 63 فارمولے	اردو	200
57	حرفوں کے راز	اردو	160
58	حجِ افراد کرنے کا آسان طریقہ	اردو	164
59	حجِ تمتع کرنے کا آسان طریقہ	اردو	164
60	حجِ قران کرنے کا آسان طریقہ	اردو	164
61	عمرہ کرنے کا آسان طریقہ	اردو	125
62	اہلِ بیت کی پیاری سیرت	اردو	400
63	تسلیم التوقیت	اردو	200
64	انوارِ فلکیات	اردو	200
65	فیضانِ تقویم	اردو	200
66	صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی عظمت	اردو	43
67	صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	57
68	فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	60

69	عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	60
70	مولی علی رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	69
71	فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی سیرت	اردو	73
72	امامِ حسن رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	50
73	امامِ حسین رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	60
74	آسان اسلامی عقائد	اردو	163
75	عقائد اور دلائل	اردو	140
76	بدعت اور تقلید	اردو	48
77	تہتر فرقوں کا تعارف	اردو	37
78	انوارِ طہارت	اردو	76
79	تحفۂ نماز	اردو	272
80	میت سے تدفین تک	اردو	60
81	روزے کے احکام و مسائل	اردو	40
82	نورِ زکوۃ	اردو	40
83	دستورِ نکاح اور طلاق	اردو	92
84	قسم اور سزاؤں کا بیان	اردو	45
85	63 انوکھی معلومات	اردو	126
86	63 انوکھے سوالات	اردو	72

87	63 انوکھے چٹکلے	اردو	48
88	63 انوکھی پہیلیاں	اردو	42
89	63 انوکھی حکمتیں	اردو	117
90	63 انوکھی حکایات	اردو	158

مصنف کی ہندی کتابیں

ش	کتاب کا نام	زبان	صفحات
1	دینِ اسلام کی خوبیاں	ہندی	80
2	اسرار الایمان فی حقائق الارکان	ہندی	423
3	میری سنت میری امت	ہندی	231
4	کیا حال ہے؟	ہندی	220
5	موت کے وقت	ہندی	282
6	عقائد کی حکمتیں	ہندی	153
7	پانچ نمازوں کی حکمت	ہندی	152
8	سب سے پہلے سب سے آخر	ہندی	276
9	قصور کس کا؟	ہندی	64
10	آسان حنفی نماز	ہندی	96
11	آسان فرض علوم	ہندی	696

12	مختصر اسلامی ہسٹری	ہندی	720
13	اعلی حضرت کا چرچا رہے گا	ہندی	32
14	عیدِ میلاد النبی ﷺ کیوں اور کیسے ؟	ہندی	165
15	محمد اور احمد کے راز	ہندی	128
16	مدینہ جانا کیوں ضروری ہے ؟	ہندی	276
17	چاند کی گواہی	ہندی	64
18	قربانی کی ہسٹری اور حکمتیں	ہندی	112
19	آنکھوں کا تارا نامِ محمد ﷺ	ہندی	160
20	شعبان اور شبِ براءت	ہندی	50
21	آگرہ کے 283 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	640
22	فتحپور سیکری کی ہسٹری	ہندی	208
23	آگرہ کی ہسٹری	ہندی	400
24	ہندوستان کو مسلم بادشاہوں کے تحفے	ہندی	208
25	سر تاجِ آگرہ اور 29 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	64
26	تاج گنج کے 12 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	48
27	لوہامنڈی کے 12 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	48
28	ہینگ کی منڈی ونائی کی منڈی کے 17 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	64
29	سکندرہ اور اطراف کے 14 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32

30	سرائے خواجہ اور اطراف کے 6 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
31	شاہ گنج اور اطراف کے 13 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
32	بیلن گنج اور اطراف کے 29 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	64
33	نئی بستی اور دیوان خانہ کے 8 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	48
34	قبرستان پیر گیلانی کے 5 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
35	قبرستان پنچ کوئیاں کے 8 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
36	آگرہ کے غوث اور 8 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
37	جمنا پار آگرہ کے 12 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
38	مرزا خاندان کے 4 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
39	آگرہ کے مقدس مقامات	ہندی	160
40	شیخ سلیم چشتی کی سیرت	ہندی	64
41	کامیاب کاروبار کرنے کے 63 فارمولے	ہندی	200
42	اہل بیت کی پیاری سیرت	ہندی	400
43	گلشنِ وظائف	ہندی	64
44	حجِ افراد کرنے کا آسان طریقہ	ہندی	164
45	حجِ تمتع کرنے کا آسان طریقہ	ہندی	164
46	حجِ قران کرنے کا آسان طریقہ	ہندی	164
47	عمرہ کرنے کا آسان طریقہ	ہندی	125

شانِ آگرہ حضرت مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری
کی کل تصنیفات 137 ہو چکی ہیں الحمد للہ علی احسانہ

کتابوں کی PDF ڈاون لوڈ کرنے کے لیے
اس QR Code کو Scan کیجیئے